Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

جلد 57
ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 14
شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

25 ربیع الاوّل 1429 ہجری 3 شہادت 1387 ہش 3 اپریل 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو

ارشاد باری تعالیٰ

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ۔ (سورۃ اٰل عمران:۹۳)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اسکو خوب جانتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سایہ میں رہے گا'' (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۴۸)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب الصدقۃ من کسب طیب)

☆......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال فی حقہ)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

''میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۸)

''قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہوسکتا ہے ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۸ الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

''میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپکو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۶)

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰ دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دار العلوم دیو بند کا دہشت گردی مخالف فتویٰ حقیقت کے آئینہ میں

..........................(قسط 2 آخری)..........................

دیوبندی حضرات نے ۲۵/فروری کو جو دہشت گردی مخالف کانفرنس منعقد کی ہے تو اس میں حکومت ہند اور عوام کو یہ جتانے کی کوشش کی ہے کہ دیوبند کی تاریخ دہشت گردی سے بالکل پاک ہے اور کہا ہے کہ کوئی بھی آ کر دیکھ سکتا ہے کہ ہمارے مدارس میں کیا پڑھایا جا رہا ہے اور پھر خود ہی کہا ہے کہ جہاد وغیرہ کے متعلق جو اسباق پڑھائے جا رہے ہیں تو وہ صرف تدریس کی حد تک ہیں ان کی کوئی عملی ٹریننگ نہیں دی جاتی۔ ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ یہ سچ ہے کہ بھارت کے دیوبندی مدارس میں اسلام کی تعلیم کے خلاف دہشت گردی سے بھری ہوئی تعلیمات پڑھائی جا رہی ہیں اور ہم انشاء اللہ اس کا ثبوت پیش کریں گے لیکن یہاں پر اس تدریس کی عملی ٹریننگ نہیں دی جا سکتی چنانچہ دیوبند سے شائع ہونے والی کتاب ''مدارس اسلامیہ کے خلاف دہشت گردی کے الزامات کی حقیقت'' کتابچہ جو اس کانفرنس کے موقع پر شائع ہوا اس میں لکھا ہے:-

''سر دست اس اعتراض کا جواب یا غلط فہمی کا ازالہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ مدارس میں ان موضوعات (جہاد) کی تدریس کی حقیقت کو واضح کر دیا جائے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ جہاد یا اس جیسے تمام احکام دین اسلام کا ایک حصہ ہیں اسلام جو ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور جامع دستورِ زندگی ہے انسانی ضرورت کے تمام احکام وسائل کی وضاحت کرتا ہے اس لئے قدرتی بات ہے کہ اس میں حرب و ضرب کے احکام بھی تفصیل کے ساتھ مذکور ہوں ان احکام یا تفصیلات پر غور و فکر کی دعوت تو ہم پہلے ہی دے چکے ہیں لیکن جہاں تک مدارس میں ان کی تدریس کا تعلق ہے تو وہ محض علمی اور فنّی حیثیت سے تکمیل نصاب کے طور پر ہے ورنہ اگر ان احکام کی تدریس سے کوئی عملی منصوبہ پیش نظر ہوتا تو ہر مدرسہ کے ساتھ ایک عسکری تربیت کا مرکز ہوتا لیکن سارا زمانہ جانتا ہے کہ یہاں سرے سے اس کا تصور ہی نہیں ہے۔'' (مدارس اسلامیہ کے خلاف دہشت گردی کے الزامات کی حقیقت مطبوعہ مرکزی دفتر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دار العلوم دیوبند فروری ۲۰۰۸ء)

مذکورہ اقتباس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ دیوبندی فرماتے ہیں کہ ان کے مدرسوں میں حرب وضرب صرف تدریس کی حد تک ہے اس پر عمل بالکل نہیں ہوتا اور لکھا ہے کہ اگر عمل کرنا ہوتا تو ہر مدرسے کے ساتھ عسکری تربیت کے کیمپ بھی لگائے جاتے۔ گزشتہ گفتگو میں ہم ثابت کر آئے ہیں کہ پاکستان کے دیوبندی جو فرقہ وارانہ منافرت اور دہشت گردی سے بھری ہوئی کتب شائع کرتے ہیں ان کی نقل میں بھارت کے دیوبندی بھی وہی کتب یہاں پر شائع کر دیتے ہیں اور جہاں تک عملی طور پر جہاد کا تعلق ہے تو پاکستان میں تو ان کتب کی اشاعت کے بعد عملی جہاد بھی ہوتا ہے اور ہو رہا ہے لیکن بھارت میں ان کتب کی اشاعت کے بعد یہاں کے حالات سے ڈر کر یہ لوگ ویسا جہاد تو نہیں کر سکتے البتہ جس حد تک اپنے جہاد کو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں ضرورت پہناتے ہیں۔

دیوبندی فرماتے ہیں کہ تدریس کی حد تک پڑھائے جانے والے اسباق کے نتیجہ میں دہشت گردی نہیں پھیلتی لیکن سب دنیا جانتی ہے کہ پاکستان میں تدریس کے طور پر پڑھائے جانے والے اسباق کی عملی ٹریننگ کے چونکہ بہترین مواقع حاصل ہیں اس لئے وہاں کے دیوبندی طلباء اس عملی جہاد میں خوب حصہ لے رہے ہیں اور جس دن بھارت کے دیوبندی طلباء کو یہ موقع ملا تو وہ بھی کچھ کمی نہیں کریں گے۔ پاکستان میں دہشت گردی کی شروعات کے لئے وہاں کے ڈکٹیٹر اور فرعون زمانہ ضیاء الحق نے علماء اور ان کے مدارس کو ہی استعمال کیا تھا۔ ضیاء الحق نے سپاہ صحابہ، جیش محمد اور اس جیسی اور کئی عسکری تنظیمیں بنائیں جن کے سربراہ علماء دیوبند تھے اور ان کی افواج طلباء دیوبند تھے۔ پاکستان میں یہ جہاد منظّم طور پر ۱۹۸۴ء سے شروع ہوا اور توہین رسالت بل پاس ہونے کے بعد ۱۹۸۷ء میں اپنے عروج پر پہنچا اور پھر تیز قدموں سے یہ تنظیمیں پاکستان کی گلیوں کوچوں اور مساجد میں ننگا ناچ کرنے لگیں چنانچہ ۲۰۰۰ء تک یہ دہشت گردی پاکستان سے باہر بھی اپنے قدم پسارنے لگی چنانچہ پاکستانی روزنامہ ''دن'' ۳/فروری ۲۰۰۱ء کی ایک خبر ملاحظہ فرمائیں لکھتا ہے:-

''پشاور میں مذہبی جماعتوں اور ان کی طلباء تنظیموں کی توڑ پھوڑ گھیراؤ کا مقصد تحفظ ناموس رسالت نہیں بلکہ خدا اور رسول کے نام پر فساد پھیلانا اور اپنے سیاسی حریفوں سے انتقام لینا ہے۔''

اور پھر ایک وقت آیا کہ سندھ میں پولیس کے آئی جی ڈاکٹر ہارون کو کہنا پڑا کہ مصیبت یہ ہے کہ فرقہ وارانہ قتل کرنے والے اس دہشت گردی کو مذہبی فرض سمجھ کر کر رہے ہیں۔ دہشت گردی میں اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ مذہب کے نام پر ایک دوسرے کو اسلام کا دشمن قرار دیا جاتا ہے مذہبی دہشت گرد تمام کراچی میں موت کو چاروں طرف تقسیم کرتے پھر رہے ہیں اور پھر اُن دنوں جمیعۃ علماء پاکستان کے ایک گروپ کے امیر مولانا نورانی کو کہنا پڑا کہ طلباء کو تشدد کی تعلیم دینے والے علماء پاکستانی قوم کے دشمن ہیں اور پھر مجبور ہو کہ صدر پاکستان نے بعض مذہبی تنظیموں پر پابندی لگا دی۔ جن میں سنّی لشکر جھنگوی اور شیعہ سپاہ محمد وغیرہ شامل ہے۔ لیکن دہشت گردی کا یہ سیلاب تھما نہیں بلکہ دنیا نے یہ دیکھا کہ مذہبی دہشت گرد پاکستان کی یونیورسٹیوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں بھی داخل ہو گئے اور ہر تنظیم دوسری تنظیم کو کوسنے لگی کہ پہلے وہ یونیورسٹیوں میں اسلحہ لے کر گئی۔ یہ خبر تفصیل کے ساتھ اخبار نوائے وقت میں ۱۴/جنوری ۲۰۰۱ء کو شائع ہوئی۔ اس طرح پاکستانی اخبار ''فرائڈے ٹائمز'' کے حوالہ سے ایک خبر یوں شائع ہوئی:-

دیوبندی کے طور پر پہچانے جانے والے انتہا پسند لوگوں کے ذریعہ بالخصوص شیعہ شخصیتوں کے قتل کے بعد ایک بار پھر کراچی دہشت کی گرفت میں ہے پولیس کے مطابق یہ مذہبی دہشت گرد ۱۶ سے ۲۶ سال کی عمر کے ہیں یہ دن میں پانچ بار نماز پڑھتے ہیں اور مذہبی نفرت پھیلانے والی تقاریر سنتے ہیں۔

(نو بھارت ممبئی ۲۰/اگست ۲۰۰۱ء)

اور پھر اسلام آباد پاکستان کی لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا خون آشام واقعہ جو ابھی گزشتہ سال گزرا ہے اس سے کون واقف نہیں کہ وہاں کے مدرسہ میں کس قدر اسلحہ چھپا کر رکھا گیا تھا اور کس طرح اس مدرسہ کے مولوی گورنمنٹ پاکستان کو بھی آنکھیں نکال رہے تھے۔ لیکن جب گورنمنٹ نے اس مدرسہ پر حملہ کیا تو وہاں کے ایک مولانا صاحب کو بیمار آنٹی کہہ کر مسجد سے باہر نکلتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ عجیب صورت حال ہے ایک طرف جہاد بھی اور دوسری طرف موت کا ڈر بھی ان مجاہد مولاناؤں نے بیسیوں خاندانوں کے چشم و چراغ جو اس مدرسہ میں پڑھ رہے تھے انہیں تو موت کے گھاٹ اُترنے دیا لیکن خود جہاد کا شوق پورا کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

پس واضح ہوا کہ چونکہ پاکستان میں دیوبندیوں کو تدریس کے ساتھ ساتھ حرب وضرب کے عملی مواقع حاصل ہیں تو وہ بلا روک ٹوک دہشت گردی کو سرانجام دے رہے ہیں لیکن بھارت کے دیوبندی مدارس چونکہ یہاں کی حکومت کی وجہ سے عملی طور پر ''حرب وضرب'' کی کارروائی نہیں کر سکتے اس لئے پاکستان سے آمدہ منافرت و دہشت سے بھری کتب کی اشاعت پر ہی اکتفاء کر رہے ہیں۔

لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ یہاں پر یہ بالکل خاموش ہیں جس حد تک ان کا بس چلتا ہے ان کے مدارس کے طلباء یہاں پر بھی دہشت گردی پھیلاتے ہیں۔ چنانچہ جہاں کہیں جماعت احمدیہ پر ظلم کرنا ہو ان کے طلباء بسوں میں بھر بھر کر تحفظ ختم نبوّت کے نام پر پہنچائے جاتے ہیں اور جس حد تک ممکن ہو مظلوموں پر اسلام کے نام پر ظلم ڈھایا جاتا ہے۔ بائیکاٹ کر دیا جاتا ہے۔ پتھر مارے جاتے ہیں۔ مساجد کو توڑا جاتا ہے یہاں تک کہ غیر مسلموں کے ساتھ مل کر بھی احمدیوں پر ظلم ڈھایا جاتا ہے اور جھوٹے طور پر یہ افواہیں پھیلائی جاتی ہے ں کہ احمدی انتہا پسند اور دہشت گرد ہیں۔ غرض کہ جہاں پر جیسا بھی داؤ لگے یہ لوگ اس کو استعمال کر لیتے ہیں خود بھی دہشت گرد بنتے ہیں دوسروں پر دہشت گردی کے جھوٹے الزام بھی لگاتے ہیں اور موقع پر خود کو جہاد کا منکر بنا کر احمدیوں کو جہاد کرنے والا بھی بتا دیتے ہیں۔ غرض کہ سچ اور جھوٹ دھوکا اور فریب ہر طرح کے حربے استعمال میں لاتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ دنوں گوا میں ایک احمدی معلم کو ان دیوبندیوں نے پھانسی لگا کر شہید کر دیا۔ لدھیانہ کے احراری دیوبندیوں نے اپنے مدرسہ میں مولانا عبد الرحیم صاحب کو آنکھوں میں لوہے کی سلائیاں ڈال کر اور ہیٹر پر بٹھا کر تکلیفیں دے دے کر شہید کر دیا پھر کس منہ سے یہ کہتے ہیں کہ دیوبندی مدرسوں میں دہشت گردی کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ قارئین کرام اسی سے دیوبندیوں کی دہشت گردی مخالف کانفرنس کا اور اس تسلسل میں منعقد ہونے والی صوبائی کانفرنسوں کا اندازہ لگا لیں۔

ہماری دیوبندیوں کو یہی نصیحت ہے کہ وہ جھوٹ اور منافقت کو چھوڑ کر خدا کے مامور کو ہاں اُس مامور کو جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی قبول کریں تب ہی وہ سچا ایمان اور سچا اطمینان حاصل کر سکتے ہیں۔ بصورت دیگر وہ منافقت و جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتے رہیں گے۔

(منیر احمد خادمؔ)

☆☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

آج کل دنیا کے بعض ممالک میں مسلمانوں کی طرف سے بھی اور غیر مسلموں کی طرف سے بھی احمدیوں کو براہ راست یا بالواسطہ تنگ کرنے کی لگتا ہے کہ ایک مہم شروع ہے

جن ملکوں میں احمدیوں پر سختیاں ہورہی ہیں وہ اپنے ثبات قدم کے لیے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کے در کو اس طرح پکڑیں اور اس کے آگے اس طرح جھکیں کہ جلد سے جلد تر وہ فتوحات اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں اور دنیا میں وہ احمدی جن پر براہ راست سختیاں نہیں اور بظاہر امن میں ہیں وہ اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں

مخالفین اس لئے بھی زیادہ مخالفت پہ کمر بستہ ہیں کہ ان کی حسد کی آگ ان کو اس بات پر مجبور کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اب خلافتِ احمدیہ کو بھی 100 سال پورے ہوگئے ہیں۔ یہ مخالفتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے

پاکستان اور انڈونیشیا میں جماعت کی مخالفت اور ان ملکوں کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کا تذکرہ

کیا انجمن کو خلافت سے بالا سمجھنے والوں نے دنیا میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا گاڑا ہے؟ یا یہ سعادت ان کے حصہ میں آئی ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی اور نبی سمجھتے ہیں اور آپ کے بعد خلافت کو برحق سمجھتے ہیں

(پیغامیوں یا غیر مبائعین کو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کرنے کی دعوت)

Nileسیٹ پر ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات کو بند کرنے کے لئے معاندین احمدیت کی حاسدانہ کارروائیوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دن کے اندر اس سے بہت بہتر سیٹلائٹ پر نشریات کا انتظام ہو جانے کا ایمان افروز تذکرہ

عارضی روکیں آتی ہیں اور آئیں گی، دشمنوں اور حاسدوں کے وار ہوں گے لیکن اس سے کسی احمدی میں مایوسی نہیں آنی چاہیے۔ دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اپنی نمازیں سنواریں۔ فرائض پورے کریں اور پھر نوافل کی طرف توجہ دیں۔ یہ دعائیں اور عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمارے مقاصد کے حصول میں ہماری مدد کرنی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 8 فروری 2008ء بمطابق 8 تبلیغ 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 147۔ جدید ایڈیشن)

یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کی گہرائی کو ایک حقیقی مومن کو سمجھنا چاہئے اور سمجھتا ہے۔ دعاؤں کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے بغیر تو ایمان لانے کا دعویٰ ہی بے معنی ہے۔ یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ’’ہمارا خدا تو دعاؤں سے ہی پہچانا جاتا ہے۔‘‘ یہی آج ہر احمدی کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ نہ صرف ابتلاؤں میں بلکہ سہولت اور آسائش اور امن کے دنوں میں بھی اپنے رب کے آگے جھکنے والے اور اس کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوئے اس کا حقیقی خوف دل میں رکھنے والے ہی حقیقی مومن ہیں اور جب ابتلاؤں کے دور آتے ہیں تو پہلے سے بڑھ کر مومن اُس پر ایمان مضبوط کرتے ہیں اور نہ صرف ایمان مضبوط کرتے ہیں بلکہ چھلانگیں مارتے ہوئے ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش میں وہ پہلے سے بڑھ کر تیز ہوجاتے ہیں۔ عارضی ابتلاء اور روکیں ان کے قدم ڈگمگانے والی نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان ابتلاؤں اور روکوں کی وجہ سے وہ اور زیادہ عبادت میں بڑھتے ہیں۔ پس یہ انقلاب ہے جو ایک احمدی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا کیا ہے اور جب تک ہم مستقل مزاجی کے ساتھ اس حالت پر قائم رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

’’دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی۔ اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہ چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی، ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 708-707۔ جدید ایڈیشن)

جیسا کہ میں نے کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس سے ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا ایک احمدی کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے جس میں عارضی روکیں اور ابتلاء مزید نکھار پیدا کرتے ہیں۔ اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آجکل دنیا کے بعض ممالک میں لگتا ہے احمدیوں کو تنگ کرنے کی ایک مہم شروع ہے۔ جس میں براہ راست یا بالواسطہ تنگ کرنے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ یہ حسد کی آگ ہے جس نے ان لوگوں، گروپوں یا حکومتوں کو ایسے قدم اٹھانے پر لگایا ہوا ہے اور یہ حسد کی آگ بھی مسیح موعود کے زمانے میں اپنوں کی طرف سے بھی غیروں کی طرف سے بھی، مسلمانوں کی طرف سے بھی اور غیر مسلموں کی طرف سے بھی زیادہ بھڑکنی تھی۔۔ غیر مسلموں کی طرف سے اس لئے کہ مسیح موعود کے زمانے میں اسلام کی ترقی دیکھ کر وہ برداشت نہیں کر سکتے کہ اسلام کا غلبہ دنیا پر ہو اور بعض مسلمان لیڈروں اور مُلّاؤں کی طرف سے اس لئے کہ ان کی بادشاہتیں اور ان کے منبر کہیں ان سے چھن نہ جائیں اور اس کو بچانے کے لئے انہیں غیر مسلموں کے سامنے بھی جھکنا پڑا تو انہوں نے اسے عار نہیں سمجھا۔ پھر جو مسلمان ہیں، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور رحم کرے کہ یہ لوگ خود ایسی حرکتیں کرکے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے والے بن رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ احمدیت کی مخالفت کرنی ہے، یہ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے لڑنے کی کوشش کریں گے تو خود فنا ہو جائیں گے۔ پس

ہمدردی کے جذبے کے تحت کہ یہ کلمہ گو ہیں، چاہے ظاہری طور پر ہی سہی، ہمیں ان کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کے ساتھ جو یہ اعلان کیا۔ وہاں یہ اعلان بھی فرمایا کہ وَھُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْم۔ یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمادیا ہے کہ اسے بھیجنے والا میں ہوں جو عزیز اور حکیم ہے۔ اللہ غالب ہے، عزیز ہے، کوئی نہیں جو اس عزیز خدا کے کام کو روک سکے۔ اور وہ حکیم ہے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسلامی تعلیم کی حکمت کے موتی اس مسیح و مہدی سے منسلک ہو کر ہی اب حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ پس جہاں ہم نے یہ پیغام دنیا کو دینا ہے، حاسدوں کے حسد اور ابتلاؤں سے سرخرو ہو کر نکلنے کے لئے دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے۔

ایک تو جن ملکوں میں احمدیوں پر سختیاں ہو رہی ہیں وہ اپنے ثبات قدم کے لئے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کے در کو اس طرح پکڑیں اور اس کے آگے اس طرح جھکیں کہ جلد سے جلد تر وہ فتوحات اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ اور پھر دنیا میں وہ احمدی جن پر براہ راست سختیاں نہیں اور بظاہر امن میں ہیں وہ اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں۔ کیونکہ مومن کی یہی شان بتائی گئی ہے کہ یہ ایک جسم کی طرح ہے۔ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ پس ہمارے کسی بھی احمدی بھائی کی تکلیف ہماری تکلیف ہے، بلکہ احمدی کا دل تو اتنا حسّاس ہے اور ہونا چاہئے کہ کسی بھی انسان کی تکلیف پر وہ تکلیف محسوس کرے۔ پس جب ہم ایک درد کے ساتھ ان ابتلاؤں سے سرخرو ہو کر نکلنے اور ان کے جلد ختم ہونے کے لئے دعا کریں گے تو یقیناً وہ مجیب الدعوات خدا ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے ہمارے بھائیوں کی تنگیوں اور پریشانیوں کو دور فرمائے گا۔ مخالفین سمجھتے ہیں کہ یہ روکیں، یہ تکلیفیں جماعت احمدیہ کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ اگر کسی انسان کا یہ کام ہوتا تو گزشتہ 100 سال سے زائد عرصہ سے جو مخالفتوں کی آندھیاں چل رہی ہیں، وہ کب کی جماعت کو ختم کر چکی ہوتیں۔ کون احمدی نہیں جانتا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت نے ہی ہمیں بڑھنے، پھلنے اور پھولنے کے مواقع پہلے سے زیادہ رفتار کے ساتھ مہیا فرمائے ہیں۔ پس ہمیں اس بات کی نہ کبھی پرواہ رہی ہے اور نہ ہے کہ یہ مخالفتیں جماعت کی ترقی میں کبھی سدراہ بن سکتی ہیں۔

آج کل پھر پاکستان میں لگتا ہے احمدیوں کے خلاف اس باسی کڑی میں اُبال آیا ہوا ہے۔ ویسے تو ہلکی ہلکی مخالفتیں ادھر سے ادھر چلتی رہی ہیں لیکن اب کچھ تھوڑی تیزی پیدا ہوتی نظر آ رہی ہے۔ جہاں بھی موقع ملتا ہے احمدیوں پر جھوٹے مقدمے بنائے جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک 13 سال کے بچے پر پولیس نے مقدمہ درج کر دیا کہ مولوی کہتے ہیں کہ اس لڑکے نے فلاں مولوی کو مارا ہے۔ جبکہ مار کھانے والے کے رشتہ دار اس سے انکاری ہیں۔ صرف مقدمہ بنانا ہے اور شرارت ہے۔ اور مارا بھی اس طرح ہے کہ مار مار کر اس کا برا حال کر دیا کہ اسے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ یعنی ایک ہٹا کٹا جوان آدمی، اس کو 13 سال کا ایک بچہ اس طرح مار رہا ہے کہ وہ مار کھاتا چلا گیا اور آگے سے کوئی ردعمل نہیں ہوا۔ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ نئی نسل میں اس قدر خوف پیدا کر دو کہ یہ بچے اگر احمدی رہیں بھی تو فعال احمدی نہ رہیں۔ ان کے خیال میں ہمارے جلسے بند کر کے، ہمارے تربیتی پروگرام بند کر کے جو ربوہ میں ہوا کرتے تھے، انہوں نے ہمیں معذور کر دیا ہے اور نئی نسل شاید اس طرح احمدیت سے پیچھے ہٹ رہی ہے۔ اگر مزید تھوڑا سا تنگ کیا جائے اور ان پر سختیاں کی جائیں تو یہ مزید دور ہٹ جائیں گے۔ ان عقل کے اندھوں کو یہ پتہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے جلائے ہوئے چراغ ان کی پھونکوں سے نہیں بجھ سکتے۔

مجھے پاکستان سے نوجوانوں کے اخلاص و وفا میں ڈوبے ہوئے جتنے خطوط آتے ہیں وہ یقیناً اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ نوجوان اپنے اس عہد کو پورا کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کی خاطر اپنے مال، جان، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔ قربانی کر رہے ہیں اور ہر وقت کرتے چلے جائیں گے اور دشمن کبھی ہمارے قدموں میں لغزش پیدا نہیں کر سکتا۔ پس جن کا خلافت سے پختہ تعلق ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق کی وجہ سے ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق آنحضرت ﷺ سے تعلق کی وجہ سے ہے اور آنحضرت ﷺ کی ذات خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ پس جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس پہ پختہ ایمان ہو ان کو یہ گیدڑ بھبکیاں بھلا خوفزدہ کر سکتی ہیں؟ کبھی نہیں اور کبھی نہیں۔ پس اے نوجوانو! اپنے خدا سے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جاؤ کہ یہی ایک احمدی نوجوان کی شان ہے۔ یہی ایک احمدی مرد کی شان ہے۔ یہی ایک احمدی عورت کی شان ہے اور یہی ایک احمدی بچے کی شان ہے۔

اسی طرح ہندوستان میں جس جگہ مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مُلّاؤں کی طرف سے احمدیوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ ایسے لوگ اسلام کے نام پر تنگ کر رہے ہیں۔ نام کے مسلمان ہیں۔ نہ کسی کو نماز آتی ہے، نہ کلمہ، نہ قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ احمدی مسلمان نہیں یہ کافر ہیں۔ ہمارے مبلغین اور معلمین کو دھمکیاں دی جاتی ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدی کا کام ہے کہ ہم اپنے وہ کام کئے جائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ لگائے ہیں اور ان سختیوں اور ابتلاؤں کا مقابلہ اللہ کے آگے جھکتے ہوئے دعاؤں سے کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور یہ مخالفتیں اس لئے بھی زیادہ ہو رہی ہیں اور مخالفین اس لئے بھی زیادہ مخالفت پر کمر بستہ ہیں کہ ان کی حسد کی آگ ان کو اس بات پر مجبور کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد اب خلافت احمدیہ کو بھی 100 سال پورے ہو گئے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم جن کو اپنے زعم میں ختم کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے تھے یہ تو اپنی خلافت کا بھی 100 سالہ جشن تشکر منا رہے ہیں۔ پس یہ مخالفتیں تو خود ہمیں یہ ثبوت دے رہی ہیں کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے انڈونیشیا میں بھی مخالفت زوروں پر ہے۔ احمدی گھروں کو لوٹا گیا، توڑا پھوڑا گیا، جلایا گیا، مسجدوں کو جلایا گیا، توڑا گیا۔ حکومت بھی شروع میں مُلّاں کے خوف کی وجہ سے ان کا ساتھ دے رہی تھی یا بعض صوبوں میں جہاں اور جن علاقوں میں یہ فساد زیادہ ہو رہا تھا شاید حکومتیں بھی مُلّاں پسند ہوں۔ بہر حال اتنے عرصے سے جماعت کے خلاف ان مظالم کو دیکھتے ہوئے اور ہمارے مختلف طریقوں سے حکومت کو توجہ دلانے کی وجہ سے مرکزی حکومت نے اس مسئلے کے حل کا فیصلہ کیا اور ایک معاہدہ لکھا گیا جس کی خبر اخبار نے لگائی۔ بعض الفاظ لے لئے اور بعض چھوڑ دیئے۔ تفصیل شائع نہیں کی گئی جس سے معاہدہ پوری طرح واضح نہیں ہوتا تھا۔ اس بات کا میں گزشتہ کسی خطبہ میں ذکر بھی کر چکا ہوں۔ بہر حال یہ خبر اخبار کے حوالے سے انٹرنیٹ پر بھی آئی۔ شاید میرے گزشتہ خطبہ کے حوالے اور انٹرنیٹ کی خبر کو دیکھ کر بعض احمدیوں نے جن کو صحیح حالات کا علم نہیں، اپنی لاعلمی میں اس بات کا اظہار میرے پاس کیا کہ فتنے کو ختم کرنے کے لئے ہمیں اگر بعض باتیں ماننی بھی پڑیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ساتھ یہ لکھا کہ مجھے صحیح حالات کا علم نہیں ہے یا ہمیں صحیح حالات کا علم نہیں ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور مثال میں مثلاً ایک جگہ یہ لکھا گیا کہ آنحضرت ﷺ نے بھی صلح حدیبیہ میں یہ بات مان لی تھی کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ تو پہلی بات تو یہ کہ مٹایا کس نے تھا؟ آنحضرت ﷺ نے مٹایا تھا۔ حضرت علیؓ نے تو انکار کر دیا تھا۔ انہوں نے یہ عرض کی تھی کہ میرے آقا میرے سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس پر جیسا کہ میں نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے اس جگہ جہاں لفظ لکھا ہوا تھا دیکھ کر رسول اللہ کا لفظ خود اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا اور یہ فرمایا جن کفار کے ساتھ معاہدہ ہو رہا ہے یہ تو کیونکہ مجھے اللہ کا رسول نہیں مانتے، اس لئے میں اس کو مٹا دیتا ہوں۔ لیکن جو آنحضرت ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے تھے انہوں نے تو یہ حرکت کرنے کی جرأت نہیں کی اور آنحضرت ﷺ نے بھی ان کے جذبات کو سمجھتے ہوئے حکم نہیں دیا 'کہ نہیں، تم کرو'۔ پس ہمارا کام نہیں کہ ہم مداہنت کا پہلو اختیار کریں اور کوئی ایسا کام کریں جس سے آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق کے مقام کی سبکی ہوتی ہو۔ ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی موعود سمجھتے ہیں اور اس سے الگ ہو کر ہم کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ اس سے الگ ہو کر ہماری کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ہماری خوبصورتی جو ہے وہ اسی بات میں ہے کہ ہم مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں مسیح موعود سمجھتے ہوئے، جس نے ظلمت اور نور میں فرق ظاہر کر دیا۔ ہمارا تو مؤقف اور دعویٰ یہ ہے کہ اس ظلمت کے زمانے میں اس مسیح و مہدی نے کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کی حقیقت کو ہم پر کھول دیا ہے اور ہمارے دلوں کو اس کے حقیقی نور سے منور کیا ہے۔ اس مسیح و مہدی نے ہی تو ہمیں قرآنی تعلیم کے مطابق خدا سے ملنے کے اسلوب سکھائے ہیں۔ اس مسیح و مہدی اور آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق ہی نے تو ہمیں عشق رسول عربی میں ڈوبنے کے نئے نئے طریق سکھائے ہیں۔ کیا ہم اس مسیح و مہدی کو جس کا نام خود آنحضرت ﷺ نے مسیح و مہدی رکھا ہے اور 'ہمارا مہدی' کہہ کر پکارا ہے صرف عارضی تکلیفوں کی وجہ سے یا مولوی یا حکومت کو خوش کرنے کی خاطر مسیح و مہدی کہنا چھوڑ دیں۔ جن نشانیوں کو پورا کرتے ہوئے مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ نشانیاں بھی پوری ہو گئیں اور دعویٰ بھی موجود ہے اور زمانے نے تمام تقاضے بھی پورے کر دیئے تو کیا یہ سب دیکھ کر دوسروں کے خوف کی وجہ سے یہ کہیں کہ گو آنحضرت ﷺ نے اس آنے والے کا نام مسیح و مہدی رکھا تھا لیکن ہم دنیا کو خوش کرنے کے لئے اس کے ماننے والوں میں شامل ہونے کے باوجود اس کا کچھ اور نام رکھ دیتے ہیں اور اس کے بدلے میں تم ہمیں جو عارضی تکلیفیں پہنچا رہے ہو یہ نہ پہنچاؤ۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سورج اور چاند گرہن کے نشان کو دیکھ کر مسیح و مہدی کی بجائے کسی اور پر اس کو پورا سمجھنے والے بن جائیں یا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کو جھوٹا کرنے والے بن جائیں؟ کیا ہم قرآنی پیشگوئیوں اور ان کے اس زمانے میں پورا ہونے کو جھوٹا قرار دے دیں۔ کیا ہم ایک طرف تو آپؑ کی بیعت میں شامل ہونے والے ہوں، آپؑ کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ سمجھنے والے ہوں اور دوسری طرف آپؑ کے اس الہام کو غلط سمجھیں جس میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بشارت دی ہے کہ اِنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ الَّذِیْ یَرْقُبُوْنَہٗ وَالْمَھْدِیَ الْمَسْعُوْدَ الَّذِیْ یَنْتَظِرُوْنَہٗ ھُوَ اَنْتَ یعنی یقیناً وہ مسیح موعود اور مہدی موعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تُو ہے۔ اور پھر فرمایا وَلَاتَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْن۔ پس تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ (اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 275) کیا مصلحت کی خاطر ان باتوں پر عمل کرنے والے بن کر ہم احمدی کہلا سکتے ہیں۔ پس مسیح و مہدی کا انکار تو پھر احمدیت کا انکار ہو گا اور یہ بات کبھی کوئی احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔ اخبار نے حکومت اور احمدیوں کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس خبر کی جس طرح اشاعت کی تھی، اس سے پیغامی یا لاہوری یا غیر مبائع جو ہیں ان کو بھی شور مچانے کا موقع مل گیا۔ ان لوگوں میں بھی جوش پیدا ہوا۔ باسی کڑی کو بھی ابال آیا اور انہوں نے خبر شائع کی کہ احمدیوں نے اپنے نکتہ نظر میں تبدیلی کر لی ہے اور مطلب یہ تھا کہ آخر کو ہماری یعنی پیغامیوں کی فتح ہو گئی ہے اور اب احمدیوں نے بھی نعوذ باللہ تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں ہیں بلکہ مجدد اور مرشد ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری انڈونیشین انتظامیہ کی وہ کمیٹی کو حکومتی افسران سے بات کرنے کے لئے گئی تھی

ان کے دل میں اس بات کا شائبہ تک نہیں تھا کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح، مہدی اور نبی نہیں مانتے اور نہ ہی کبھی کوئی احمدی یہ سوچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشین جماعت اخلاص و وفا میں بہت بڑھی ہوئی جماعت ہے اور صف اول کی جماعتوں میں سے ہے۔ ان کی جان اور مال کی قربانیاں جو وہ احمدیت کی خاطر دے رہے ہیں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ ان کے اخلاص و وفا میں کوئی کمی نہیں۔ پس یہ انڈونیشین جماعت پر بھی غلط الزام ہے اور الزام ہوگا اگر ہم یہ کہیں کہ انہوں نے وقتی مفاد کی خاطر کمزوری دکھائی ہے۔ حکومت نے جس بیان پر دستخط لئے تھے اس پر ایسے واضح الفاظ نہیں تھے۔ اس کی بعض شقیں تھیں جن کو ماننے سے کسی احمدی پر یہ حرف نہیں آتا کہ اس نے اپنے ایمان کے خلاف بات کی ہے۔ پس کسی انڈونیشین احمدی پر یہ الزام نہیں آتا کہ اس نے اپنے ایمان میں کمزوری دکھائی ہے اور اس بات کا اظہار بھی انہوں نے میرے سامنے پیغام میں بھی اور خط میں بھی کیا ہے۔ لیکن کیونکہ معین طور پر مسیح و مہدی کے الفاظ وہاں نہیں لکھے گئے تھے اس لئے اخبار کو بھی صحافتی ہوشیاری دکھانے کا موقع مل گیا اور ایسی خبر لگا دی جس کا کسی احمدی کے دل میں شائبہ تک نہیں تھا۔

بہرحال پیغامیوں نے پھر اس خبر کو اچک لیا اور خوب اچھالا۔ لیکن جب میں نے بھی گزشتہ ایک خطبہ میں واضح طور پر بیان کر دیا اور اخبار نے بھی ہمارا واضح موقف شائع کر دیا (بہرحال یہ اس اخبار کی شرافت تھی) تو پھر بھی ان پیغامیوں کا اصرار اور شور مچانا اور یہاں ہمارے پریس سیکشن میں بھی فون کر کے یہ کہنا کہ ابھی بھی واضح نہیں ہے، سوائے ان کی ڈھٹائی کے کوئی اور چیز نہیں ہے۔ ان کی تسلی تو خدا ہی چاہے تو ہو سکتی ہے۔ جو کسی بات پر اڑ جائیں اور ماننے کو تیار نہ ہوں انسان پھر ان کی تسلی کروا سکتا ہے؟ ہم نے تو جو کہنا تھا وہ کہہ دیا۔

بہرحال آج میں پھر ایک دفعہ اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ پیغامیوں یا غیر مبائع لوگوں سے کہوں کہ خدا کا خوف کرو۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کو دیکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر غور کرو اور پھر اپنے جائزے لو۔ کیا جو موقف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں تمہارا ہے اس سے تمہارے قدم کسی ترقی کی طرف آگے بڑھے ہیں؟ کیا انجمن کو خلافت پر بالا سمجھنے والوں نے دنیا میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا گاڑا ہے یا کسی درد کے ساتھ یہ جھنڈا گاڑنے کی کوشش کی ہے؟ یا پھر یہ بات ان کے حصہ میں آئی ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی اور نبی سمجھتے ہیں اور آپؑ کے بعد خلافت کو برحق سمجھتے ہیں۔ بیعت خلافت میں آنے والوں نے تو دنیا کے 189 ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا دیا۔ تم نے کیا کیا ہے؟ کیا خدا تعالیٰ کی فعلی شہادتیں نبی ماننے والوں کے ساتھ ہیں یا صرف ایک گرو یا مرشد یا مجدد ماننے والوں کے ساتھ ہیں۔ پس خدا کا خوف کرتے ہوئے اس ڈھٹائی کو ختم کرو اور دیکھو کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ ان کی کتابیں شائع بھی کرتے ہو۔ چھاپتے بھی ہو۔ پڑھنے کی بھی توفیق ملے اور سمجھنے کی توفیق ملے۔ خود ہی قرآن کھول کر دیکھ لو کہ ان لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کیا کہتا ہے جو کچھ پر تو ایمان لانا چاہتے ہیں اور کچھ کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''......نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعے سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جبکہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور مَیں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور مَیں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفی ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔ مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا اس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ مَیں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو میرے مقابل پر ٹھہر سکے۔ کیونکہ خدا کی تائید اُن کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ میں نے نبوّت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ مَیں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اُس کا نام پا کر اُس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں، مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 211-210۔ مطبوعہ لندن)

پس کیا اس کے بعد بھی کسی قسم کا ابہام رہ جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو خدا سے حکم پا کر کیا کہتے ہیں۔ واضح اعلان فرما رہے ہیں کہ میں نبی ہوں۔ میں بصد ادب اور عزت اپنے ان بھٹکے ہوئے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ آؤ اس روحانی انقلاب میں شامل ہو جاؤ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی موعود اور ظلی نبی بنا کر بھیجا ہے۔ وہ مسیح اور مہدی جس نے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے اور پہنچایا۔ جس کو خدا نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ ان سب مخالفتوں کے باوجود مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ آج اس وعدے کو صرف وہی لوگ پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں جو آپ کو نبی مانتے ہوئے آپؑ کے بعد خلافت سے منسلک ہیں۔ یہ پیغام آج ہواؤں کے دوش پر دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔ پس آج انہیں کی جیت ہے جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ مسیح و مہدی اور نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی کی تائید فرماتے ہوئے پیغام پہنچانے کے معجزات دکھا رہا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اس کو روک سکے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، اس میں ہمارے لئے ایک یہ پیغام بھی ہے کہ راستے کی روکیں بھی آئیں گی۔ مخالفتوں کی آندھیاں بھی چلیں گی۔ دائیں بائیں سے آگ کے شعلے بھی بلند ہوں گے۔ حکومتیں بھی روکیں ڈالنے کی کوشش کریں گی لیکن میں جو عزیز، غالب اور تمام قدرتوں کا مالک خدا ہوں، تمہیں تسلی دیتا ہوں کہ اے مسیح و مہدی! تجھے بھی تسلی دیتا ہوں اور تیرے ماننے والوں کو بھی تسلی دیتا ہوں کہ تو مجھ سے ہے اور میرے پیغام کو پھیلانے کے لئے کوشاں ہے اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میری تائیدات ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں گی اور میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

ایک جگہ اس تسلی کا اظہار کرتے ہوئے آپؑ کو الہاماً اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَا تَخَفْ اِنَّنِیْ مَعَکَ وَ مَاشٍ مَعَ مَشْیِکَ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُہَا الْخَلْقُ۔ وَجَدْتُکَ مَا وَجَدْتُکَ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ وَاِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَ سِرُّکَ سِرِّیْ وَ اَنْتَ مُرَادِیْ وَ مَعِیْ۔ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 11)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ خوف نہ کر میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے ساتھ ساتھ چلتا ہوں، تو میرے ہاں وہ منزلت رکھتا ہے جسے مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا۔ میں نے تجھے پایا ہے جو میں نے تجھے پایا ہے۔ جو تیری اہانت چاہے گا میں اسے ذلیل و رسوا کر دوں گا اور جو شخص تیری مدد کرنے کا ارادہ کرے گا اس کا میں مددگار ہوں گا۔ تو میرا ہے اور تیرا راز میرا راز ہے اور تو میرا مقصود ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تو میری درگاہ میں صاحب وجاہت ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے برگزیدہ کر لیا۔

پس جس کو خدا نے ہر خوف سے تسلی دلائی۔ اپنی تائیدات کی یقین دہانی کروائی ہے۔ ان کی بھی مدد کرنے کا اعلان فرمایا جو مدد کریں گے اور اہانت کرنے والوں اور روکیں ڈالنے والوں کو ذلیل و رسوا کرنے کا اعلان فرمایا۔ جس کو خدا نے اپنے خاص برگزیدوں میں شمار کر لیا اس کے ماننے والوں کے لئے بھی کوئی خوف کا مقام نہیں۔ عارضی تکلیفوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اُحد کی جنگ میں باوجود مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے کے اور جانی اور مالی نقصان ہونے کے دشمن فتح یاب نہیں کہلا سکتا تھا۔ آخر کو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَلّ کا نعرہ ہی غالب آیا تھا۔ پس آج بھی جب اس اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَلّ نے تائید و نصرت کا اعلان اپنے محبوب کے عاشق کے لئے کیا ہے تو پھر ہم جو اس پر ایمان لانے والے ہیں انہیں ان عارضی روکوں اور تکلیفوں پر پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

گزشتہ دنوں عربوں کو بھی بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جن میں احمدی بھی ہیں اور ہمارے ہمدرد اور اسلام کا درد رکھنے والے عرب بھی ہیں۔ پریشانی اس طرح ہوئی کہ بعض بڑی بڑی عرب حکومتوں نے مولویوں اور عیسائیوں کے خوف اور احمدیت کی ترقی کو دیکھتے ہوئے، اور اس کی ایک وجہ حسد کی آگ بھی ہے اس میں جلتے ہوئے ہمارے ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات کو جو Nile سیٹ پر (یہ سیٹلائٹ جو بعض عرب حکومتوں کی ملکیت ہے) آتی تھیں بند کروا دیا اور کیونکہ سب اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر بغیر نوٹس کے یہ چینل بند کر دیا گیا تھا اس لئے اپنے اور عربوں میں سے غیر از جماعت جتنے تھے ان کے مجھے بھی اور انتظامیہ کو بھی پیغام اور خطوط آئے کہ یہ کیا ظلم ہوا ہے کہ ایک دم بغیر اطلاع کے آپ لوگوں نے چینل بند کر دیا ہے۔ انہیں تو ہم نے یہی کہا تھا کہ صبر کریں انشاء اللہ تعالیٰ جلد شروع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج میرے اس خطبے سے انہیں پتہ چل گیا ہوگا کہ وجہ کیا ہوئی تھی۔ ان مداہنت پسند حکومتوں نے لوگوں سے ڈر کر اور کچھ نے حسد کی وجہ سے اس چینل کو بند کرنے کی کوشش کی تھی۔ کیونکہ عرب ملکوں میں بعض عیسائی پادریوں کی طرف سے بھی مخالفت ہو رہی تھی جس کا ایم ٹی اے پہ جواب جا رہا تھا، جس کی وجہ سے انہوں نے بھی زور دیا کہ اس کو بند کیا جائے عیسائیوں پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ تو بہرحال ان کا معاملہ تو اب خدا کے ساتھ ہے جنہوں نے خدا کے نام پر خدا والوں سے اس زعم میں دشمنی کی ہے کہ ہم سب طاقتوں والے ہیں لیکن وہ عزیز اور سب قدرتوں کا مالک خدا یہ اعلان کرتا ہے کہ مَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ یعنی انہوں نے بھی تدبیریں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیریں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ پہلے بھی مسیح اول کے خلاف بھی تدبیریں کی گئی تھیں جس پر یہ اعلان

کیا اور اب بھی مسیح محمدی کے خلاف بھی تدبیریں کی جارہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ تسلی دلاتا ہے۔

پس یہ جو روکیں ہمارے آگے ڈالنے والے ہیں اس کا ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مسیح ہے اور وہ ایسے ذریعہ سے پیغام پہنچاتا ہے کہ ایک انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے کیا دیا؟ چند گھنٹے کے لئے یا ایک دن کے لئے شاید بند ہوا ہوگا۔ اس کے بعد ہم نے متبادل عارضی انتظام کرلیا۔ لیکن اس کوشش کے جواب میں جو انہوں نے اس کو بند کرنے کی کی تھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یورپ کی ایک سیٹلائٹ سے رابطہ کروادیا جو پہلے بھی ہم کر رہے تھے اور بہت کوششیں کی تھیں۔ ان کوششوں کے باوجود وہاں کوئی جگہ نہیں تھی اور یہ نہیں مل رہا تھا۔ لیکن اس روک کے بعد خود ہی اللہ تعالیٰ نے اس کے ملنے کا انتظام کروادیا۔ پہلا سیٹلائٹ جو انہوں نے بند کیا اس کی کوریج تھوڑے علاقے میں عرب کے چند ملکوں میں تھی اس سیٹلائٹ کی کوریج اس سے بہت زیادہ ہے۔ مراکو وغیرہ اور ساتھ کے ملکوں وغیرہ سے بھی پیغام آتے تھے کہ ہم ایم ٹی اے العربیہ نہیں دیکھ سکتے اور یہاں ہمیں بھی ضرورت ہے۔ اس کا انتظام کریں تو اب انشاء اللہ تعالیٰ اس نئے سیٹلائٹ کے ملنے سے یہ کمی بھی پوری ہوگئی۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ سچے وعدوں والا ہے۔ عارضی روکیں آتی ہیں اور آئیں گی۔ دشمنوں اور حاسدوں کے وار ہوں گے لیکن اس سے کسی احمدی میں مایوسی نہیں آنی چاہئے۔ ان روکوں کو دیکھ کر جیسا کہ میں نے بتایا مومن مزید اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے۔ پس دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اپنی نمازیں سنواریں۔ فرائض پورے کریں اور پھر نوافل کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ یہ دعائیں اور عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمارے مقاصد کے حصول میں ہماری مدد کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور زبانیں تر رکھنے سے ہی ہماری فتوحات کے دروازے کھلنے ہیں۔ انشاء اللہ۔

پس یہ بنیادی نکتہ ہے جو ہر احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ آجکل خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر جب احمدی پروگرام بنا رہے ہیں، تو حاسد پہلے سے بڑھ کر نقصان پہنچانے اور وار کرنے کی کوشش کریں گے اور کر رہے ہیں۔ اس حسد میں نقصان پہنچائیں گے کہ ہم سے تو خلافت چھن گئی اور یہ لوگ خلافت کے مزے لے رہے ہیں۔ یہ لوگ وحدانیت پر قائم ہیں۔ مخالفین یعنی دوسرے مسلمان تو کھلم کھلا اب یہ اظہار کرتے ہیں کہ ہم خلافت کے بغیر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے اور اس موضوع پر ان کے رسائل اور اخبارات بھرے پڑے ہیں۔ آئے دن کوئی نہ کوئی تقریر، مضمون آتا رہتا ہے۔ نمونۃً ایک اقتباس میں لایا تھا۔ آپ کے سامنے پڑھ دیتا ہوں۔

مفتی حبیب الرحمٰن صاحب درخواستی بیان کرتے ہیں کہ ''نظام خلافت اسلامیہ علیٰ منہاج النبوت سے بڑھ کر کوئی نظام نہیں۔ یہ عظیم الشان مقصد اہل حق کے ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہوئے بغیر کیونکر ممکن ہے۔ اور اس وقت امت مسلمہ جس حال سے دوچار ہے، اس میں ہر طرح امت مسلمہ کو محروم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ تو ایسے حالات میں وہی ہونا چاہئے جس کے لئے امت مسلمہ نے عظیم قربانی دے کر پاکستان حاصل کیا اور یہ قربانی امت مسلمہ کی اس لئے تھی کہ ہمیں آزاد ملک ملے گا جس میں ہم نظام اسلام قائم کریں گے جو کہ فراڈ اور دھوکہ کی تعبیر میں ظاہر ہوا''۔ ملک تو اس لئے قائم ہوا تھا کہ اسلامی نظام قائم کریں گے لیکن سوائے یہاں پر فراڈ دھوکے کے کچھ نہیں۔ خود تسلیم کر رہے ہیں۔

پھر آگے کہتے ہیں کہ ''امت مسلمہ کی بقا اور خیر کا راز اتفاق، اتحاد اور نظام خلافت اسلامیہ علیٰ منہاج النبوت میں ہے''۔

یہ ان کا بیان ہے۔ ایک جگہ دوسرے بیان میں یہ بھی تھا کہ امام مہدی آئے گا تو اس کے بعد خلافت قائم ہو گی۔ کاش یہ لوگ اپنی ضد چھوڑ دیں اور دیکھیں کہ جس امام مہدی کا انتظار کر رہے ہیں وہ تو آ گیا ہے اور اس کے ذریعہ سے اب نظام خلافت قائم بھی ہو چکا ہے۔ اب کوئی نیا نظام خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم نہیں ہوسکتا جتنی چاہیں یہ کوششیں کریں۔ پس آج احمدی جہاں اپنے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچاتے ہوئے ہمیں ثابت قدم رکھے۔ ہمیں اس مسیح و مہدی کی جماعت سے وابستہ رکھے جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا، وہاں ان حق سے بھٹکے ہوئے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

مرکزی وزیر صنعت جناب اشونی کمار جی کی قادیان میں آمد
اور جماعت کی طرف سے ان کا استقبال

۸؍جنوری کو گورداسپور میں شری پربودھ چندر جی کی بائیسویں برسی منائی گئی جس میں بہت سے لیڈران نے شرکت کی۔ شری پربودھ چندر جی کے بیٹے اشونی کمار جی نے جماعت احمدیہ کے وفد کو بھی اس موقع پر شرکت کی دعوت دی۔ جماعت احمدیہ کا ایک وفد محترم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ کی زیر نگرانی گورداسپور پہنچا۔ جماعت کی نمائندگی میں محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے تقریر کی۔ اس تقریب کے اختتام پر محمد نسیم خان صاحب نے وزیر موصوف کو قادیان آنے کی دعوت دی۔ موصوف دعوت قبول کرتے ہوئے اگلے روز تقریباً پونے تین بجے قادیان تشریف لائے۔ سرائے طاہر میں جماعت کی طرف سے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان، محمد نسیم خان ناظر امور عامہ اور ممبران صدر انجمن احمدیہ نے موصوف کا استقبال کیا۔ بعد ازاں موصوف کے اعزاز میں ایک جلسہ ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب نے فرمایا کہ ان شخصیات کے جماعت کے ساتھ ہمیشہ اچھے تعلقات رہے ہیں۔ جب بھی جماعت کو ضرورت پڑی ہے یہ تعاون کرتے ہیں اور ہم آئندہ بھی امید رکھتے ہیں کہ اسی طرح ہمارے ساتھ تعاون فرمائینگے۔ اس موقعہ پر موصوف کے ساتھ شری خوشحال بہل صاحب نے جماعت احمدیہ کے کاموں کی تعریف کی اور اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

جناب شری اشونی کمار صاحب نے کہا کہ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آج میرے سامنے ہندوستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے طلباء بیٹھے ہیں اُن کو مَیں صرف یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ یہاں اچھی طرح تعلیم حاصل کریں اور دنیا میں صرف انہی لوگوں کا ساتھ دیں جو انصاف کرنے والے اور انصاف دلوانے والے ہیں اور ظلم کا مقابلہ کرنے والے، مظلوم کی مدد کرنے کی جرأت اور حوصلہ رکھتے ہیں کیونکہ سیاست ایک غلط رستے پر چل پڑی ہے اور بہت سے سیاسی لیڈران اپنے مفاد کے لئے اپنے اصولوں اور قوانین کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں جو کہ ہماری ہندوستان کی سیاست سے مطابقت نہیں رکھتا۔

جناب مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے جماعت احمدیہ کے مؤقف کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال جماعت احمدیہ اپنی خلافت کے ۱۰۰ سال پورے ہونے پر پوری دنیا میں شان و شوکت کے ساتھ جوبلی منا رہی ہے۔ اس سال ان جوبلی تقریبات کی ابتداء ۲۷؍مئی ۲۰۰۸ء کو قادیان میں ہوگی اور ان پروگراموں کا اختتام قادیان ہی میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ہوگا اور ہمیں امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دسمبر ۲۰۰۸ء میں منعقد ہونے والے ۴ روزہ جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائینگے۔ اس بابرکت جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے دنیا کے ہر ملک سے نمائندے قادیان تشریف لائینگے اور ان کی آمد پر وسیع تر انتظامات ہونگے۔ جن میں سے کچھ انتظامات کے سلسلہ میں ہمیں مرکزی حکومت کے تعاون کی ضرورت بھی پیش آئیگی۔ ہم عزت مآب اشونی کمار جی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں اور مہمان کرام کو قادیان میں آنے کے لئے انتظامات کے سلسلہ میں حسب توفیق جماعت کے ساتھ تعاون کریں۔

اس جلسہ کی کاروائی کے اختتام پر معزز مہمانان کرام جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر تشریف لے گئے اور وہاں جماعت کے وفد کے ساتھ زیارت کی اور دُعا کی۔

(منجانب جامعہ احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام ابتدائے سال سے شروع ہو چکے ہیں۔ تمام مبلغین، معلمین، امراء، سرکل انچارج صاحبان اور صدر صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کے تحت منعقدہ تقاریب کی رپورٹیں اور تاریخی تصاویر بروقت ارسال کریں تاکہ ان کو بدر کے جوبلی نمبر میں شائع کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تمام پروگرام جماعتی روایات کے مطابق شایان شان طور پر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ بدر قادیان)

اعلان دُعا

آج کل بورڈ رو یونیورسٹی کلاسز کے امتحان ہو رہے ہیں۔ تمام بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (عائشہ بیگم پرنسپل نصرت گرلز کالج قادیان)

اعلان نکاح و تقریب شادی

مورخہ ۱۸؍فروری کو مسجد احمدیہ پنکال اڑیسہ میں مکرم عبدالحفیظ صاحب معلم وقفِ جدید نے عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد اسحاق صاحب مرحوم درویش قادیان کا نکاح ہمرہ عزیز مکرم داؤد احمد خان صاحب ابن مکرم احسان خان صاحب ساکن پنکال اڑیسہ مبلغ 60100 روپئے حق مہر پر پڑھا گیا۔ اسی روز تقریب شادی بھی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (اعانت بدر ۴۰۰ روپئے) (مینیجر بدر قادیان)

نظامِ اسلامی کے متعلق قرآنی اصول

(حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سرِ دست میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نظامِ اسلامی کے متعلق قرآن کریم نے عام احکام بیان کئے ہیں اور ان میں مندرجہ ذیل اصول بیان ہوئے ہیں:

(۱) قومی نظام ایک امانت ہوتا ہے کیونکہ اس کا اثر صرف ایک شخص پر نہیں پڑتا بلکہ ساری قوم پر پڑتا ہے۔ پس اس کے بارہ میں فیصلہ کرتے وقت اپنی اغراض کو نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ قوم کی ضرورتوں اور فوائد کو دیکھنا چاہیئے۔

(۲) اس امانت کی ادئیگی کے لئے ایک نظام کی ضرورت ہے جس کے بغیر امانت ادا نہیں ہوسکتی۔ یعنی افراد فرداً فرداً اس امانت کو پورا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے بلکہ ضرور ہے کہ اس کی ادائیگی کے لئے کوئی منصرم ہوں۔

(۳) ان منصرموں کو قوم منتخب کرے۔

(۴) انتخاب میں یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ جنہیں منتخب کیا جائے وہ ان امانتوں کو پورا کرنے کے اہل ہوں۔ اس کے سِوا اور کوئی امر انتخاب میں مدنظر نہیں ہونا چاہیئے۔

(۵) جن کے سپرد یہ کام کیا جائے گا وہ امرِ قومی کے مالک نہ ہوں گے بلکہ صرف منصرم ہوں گے۔ کیونکہ فرمایا اِلٰٓی اَھْلِھَا یعنی ان کے سپرد اس لئے یہ کام نہ ہوگا کہ وہ باپ دادا سے اس کے وارث اور مالک ہوں گے بلکہ اس لئے کہ وہ اس خدمت کے اہل ہوں گے۔

یہ احکام کسی خاص مذہبی نظام کے متعلق نہیں بلکہ جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہے عام ہیں خواہ مذہبی نظام ہو اور خواہ دنیوی ہو اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ملوکیت کو اپنے نظام کا حصہ تسلیم نہیں کرتا بلکہ اسلام صرف انتخابی نظام کو تسلیم کرتا ہے اور پھر اس نظام کے بارہ میں فرماتا ہے کہ جن کے سپرد یہ کام ہو افراد کو چاہیئے کہ ان کی اطاعت کریں۔

کیا اسلام کسی خالص دنیوی حکومت کو تسلیم کرتا ہے؟

اگر کہا جائے کہ کیا اسلام کسی خالص دنیوی حکومت کو بھی تسلیم کرتا ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام سب صحیح سامانوں کی موجودگی میں جبکہ سارے سامان اسلام کی تائید میں ہوں اور جبکہ اسلام آزاد ہو خالص دنیوی نظام کو تسلیم نہیں کرتا مگر وہ حالات کے اختلاف کو بھی نظر انداز نہیں کرتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ اعلیٰ نظام جو اسلام کے مدنظر ہو نافذ نہ کیا جاسکے اس صورت میں دنیوی نظاموں کی بھی ضرورت ہوسکتی ہے۔ مثلاً کسی وقت اگر مسلمانوں کا معتدبہ حصہ کفّار حکومتوں کے ماتحت ہو جائے، ان کی حُریّت سَلب ہو جائے، ان کی آزادی جاتی رہے اور ان کی اجتماعی قوت قائم نہ رہے تو جن ملکوں میں اسلام کا زور ہو وہ مذہبی اور دنیوی نظام اکٹھا قائم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت اس کی اتباع نہیں کرسکتی۔ پس اس مجبوری کی وجہ سے ان ملکوں میں خالص دنیوی نظام کی اجازت ہوگی جو انہی اصول پر قائم ہوگا جو اسلام نے تجویز کئے ہیں اور جن کا قبل ازیں ذکر کیا جاچکا ہے۔

خالص دنیوی نظام کا مفہوم

خالص دنیوی نظام سے یہ مراد نہیں کہ وہ نظام اسلامی احکام کو جو حکومت سے تعلق رکھتے ہیں نافذ نہیں کرے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ مذہبی طور پر اس کے احکام سب عالمِ اسلامی پر واجب نہ ہوں گے کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت سیاسی حالات کی وجہ سے ان کی پابندی نہ کر سکے گی اور نہ اس نظام کے قیام میں مسلمانوں کی اکثریت کا ہاتھ ہوگا۔ پس ایسے وقت میں جائز ہوگا کہ ایک خالص مذہبی نظام الگ قائم کیا جائے بلکہ جائز ہی نہیں ضروری ہوگا کہ ایک خالص مذہبی نظام علیحدہ قائم کر لیا جائے جس کا تعلق اس اسلامی نظام سے ہو جس کا تعلق کسی حکومت سے نہ ہو بلکہ اسلام کی روحانی تنظیم سے ہو تاکہ غیر حکومتیں دخل اندازی نہ کریں اور چونکہ وہ صرف روحانی نظام ہوگا اور حکومت کے کاروبار میں وہ دخل نہ دے گا اس لئے ایسا نظام غیر حکومتوں میں بسنے والے مسلمانوں کو اکٹھا کر سکے گا اور اسلام پراگندگی سے بچ جائے گا۔

اگر مسلمان اس آیت کے مفہوم پر عمل کرتے تو یقیناً جو تنزل مسلمانوں کو آخری زمانہ میں دیکھنا نصیب ہوا اس کا دیکھنا انہیں نصیب نہ ہوتا۔

مسلمانوں کی ایک افسوسناک غلطی

مسلمانوں سے تنزل کے وقت میں یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے سمجھا نکہ اگر وہ ساری دنیا میں ایک ایسا نظام قائم نہیں کر سکے جو دینی اور دنیوی امور پر مشتمل ہو تو اُن کے لئے خالص دینی نظام کی بھی کوئی صورت نہیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ دونوں نظام کسی صورت میں بھی الگ نہیں ہو سکتے اور جب ایک نظام ان کے لئے ناممکن ہوگیا تو انہوں نے دوسرے نظام کو بھی ترک کر دیا حالانکہ مسلمانوں کا فرض تھا کہ جب ان میں سے خلافت جاتی رہی تھی تو وہ کہتے کہ آؤ جو قومی مسائل ہیں ان کے لئے ہم ایک مرکز بنالیں اور اس کے ماتحت ساری دنیا میں اسلام کو پھیلائیں۔ چنانچہ وہ اس مرکز کے ماتحت دنیا بھر میں تبلیغی مشن قائم کرتے، لوگوں کے اخلاق کی درستی کی کوشش کرتے، لوگوں کو قرآن پڑھاتے، غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرتے اور جو مشترکہ قومی مسائل ہیں ان میں مشترکہ جدوجہد اور کوشش سے کام لیتے مگر انہوں نے سمجھا کہ اب ان کے لئے کسی خالص دینی نظام کے قیام کی کوئی صورت ہی باقی نہیں رہ گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ روز بروز تنزل میں گِرتے چلے گئے۔ اگر وہ دینی اور دنیوی امور پر مشتمل نظام کے قیام میں ناکام رہنے کے بعد خالص دینی نظام قائم کر لیتے تو وہ بہت بڑی تباہی سے بچ جاتے اور اس کی وجہ سے آج شاید تمام دنیا میں اسلام اتنا غالب ہوتا کہ عیسائیوں کا نام ونشان تک نہ ہوتا۔ مگر چونکہ انہیں یہ غلطی لگ گئی کہ اگر وہ ساری دنیا میں ایک ایسا نظام قائم نہیں کر سکے جو دینی اور دنیوی دونوں امور پر مشتمل ہو تو اب ان کے لئے کسی خالص دینی نظام کے قیام کی کوئی صورت ہی نہیں اس لئے جب ایک نظام ان کے ہاتھ سے جاتا رہا تو دوسرے نظام کو بھی انہوں نے ترک کردیا۔

دوسری غلطی

دوسری غلطی ان سے یہ ہوئی کہ انہوں نے یہ سمجھا انتخاب صرف اس نظام کے لئے ہے جو سب مسلمانوں کے دینی اور دنیوی امور پر حاوی ہو حالانکہ ان آیات میں خداتعالیٰ نے واضح طور پر بتلا دیا تھا کہ انتخاب خالص دنیوی نظام میں بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح دینی و دنیوی مشترکہ نظام میں۔ اگر اور نہیں تو وہ اتنا ہی کر لیتے کہ جب بھی کسی کو بادشاہ بناتے تو انتخاب کے بعد بناتے۔ تب بھی وہ بہت سی تباہی سے بچ سکتے تھے مگر انہوں نے انتخاب کے طریق کو بھی ترک کر دیا حالانکہ اگر وہ اس نکتہ کو سمجھتے تو وہ ملوکیت کا غلبہ جو اسلام میں ہوا اور جس نے اسلامی حکومت کو تباہ کر دیا کبھی نہ ہوتا اور مسلمانوں کی کوششیں اسلامی طریق حکومت کے قیام کے لئے جاری رہتیں۔ اور مسلمان ڈیماکریسی (Democracy) کی صحیح ترقی کے پہلے اور سب سے بہتر علمبردار ہوتے۔

اختلاف کی صورت میں ایک خالص مذہبی نظام قائم کرنے کا ثبوت

یہ جو مَیں نے کہا ہے کہ ایسے حالات میں کہ اختلاف پیدا ہو چکا ہے ایک خالص مذہبی نظام قائم کرنے کا اس آیت سے ثبوت ملتا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ اس آیت میں سب مسلمان مخاطب ہیں اور انہیں ہر وقت اُولِی الاَمْرِ مِنْکُمْ کی اطاعت کا حکم ہے۔ اس میں کسی زمانہ کی تخصیص نہیں کہ فلاں زمانہ میں اُولِی الاَمْر کی اطاعت کرو اور فلاں زمانہ میں نہ کرو بلکہ ہر حالت اور ہر زمانہ میں ان کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اُولِی الْاَمْرِ کی اطاعت کا حکم محض وقتی ہے تو ساتھ ہی اسے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم بھی محض وقتی ہے کیونکہ خدا نے اس سے پہلے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔
(سورۃ النساء آیت: ٦٠)

کا حکم دیا ہے لیکن اگر خدا اور رسول کے احکام کی اطاعت ہر وقت اور ہر زمانہ میں ضروری ہے تو معلوم ہوا کہ اُولِی الاَمْر کی اطاعت کا حکم بھی ہر حالت اور ہر زمانہ کے لئے ہے اور دراصل اس آیت کے ذریعہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ کسی نہ کسی نظام کی پابندی ان کے لئے ہر وقت لازمی ہوگی۔ پس جس طرح دوسرے احکام میں اگر ایک حصہ پر عمل نہ ہو سکے تو دوسرے حصے معاف نہیں ہو سکتے، جو جہاد نہ کر سکے اس کے لئے نماز معاف نہیں ہوسکتی، جو وضو نہ کر سکے اس کے لئے رکوع اور سجدہ معاف نہیں ہوسکتا، جو کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے اس کے لئے بیٹھ کر یا لیٹ کر یا اشاروں سے نماز پڑھنا معاف نہیں ہوسکتا، اسی طرح اگر سارے عالمِ اسلامی کا ایک سیاسی نظام نہ ہو سکے تو مسلمان اُولِی الْاَمْرِ کی اطاعت کے ان حصوں سے آزاد نہیں ہو سکتے جن پر وہ عمل کر سکتے تھے۔ جیسے اگر کوئی حج کے لئے جائے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کر سکے تو سعی اس کے لئے معاف نہیں ہوجائے گی بلکہ اس کے لئے ضروری ہوگا کہ کسی دوسرے کی پیٹھ پر سوار ہو کر اس فرض کو ادا کرے۔ پس مسلمانوں سے یہ ایک شدید غلطی ہوئی کہ انہوں نے سمجھ لیا کہ چونکہ ایک نظام ان کے لئے ناممکن ہوگیا ہے اس لئے دوسرا نظام انہیں معاف ہوگیا ہے۔ حالانکہ خالص مذہبی نظام مختلف حکومتوں میں بَٹ جانے کی صورت میں بھی ناممکن نہیں ہو جاتا جیسا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیا ہے۔ اگر لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ تم چور کا ہاتھ کیوں نہیں کاٹتے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں لیکن جن امور میں ہمیں آزادی حاصل ہے ان امور میں ہم اپنی جماعت کے اندر اسلامی نظام کے قیام کی کوشش کرنا اپنا پہلا اور اہم فرض سمجھتے ہیں۔ پس اگر مسلمان بھی سمجھتے کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی اطاعت ان پر واجب ہے اور جن حصوں میں اُولِی الْاَمْرِ کی اطاعت ان کے لئے ناممکن تھی ان کو چھوڑ کر دوسرے حصوں کے لئے وہ نظام قائم رکھتے تو وہ اس حکم کو پورا کرنے والے بھی رہتے اور اسلام کبھی اس حالت کو نہ پہنچتا جس کو وہ اب پہنچا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا شاید یہ منشاء تھا کہ اسلامی حکم کا یہ حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذریعہ سے عمل میں آئے اور یہ فضیلت اس آخَرِیْنَ مِنْھُمْ (الجمعۃ: ۴) کی جماعت کو حاصل ہو کیونکہ آخر ہمارے لئے بھی کوئی نہ کوئی فضیلت کی بات رہنی چاہیئے۔ صحابہؓ نے تو یہ فضیلت حاصل کر لی کہ انہوں نے ایک دینی و دنیوی مشترکہ نظام اسلامی اصول پر قائم کیا مگر جو خالص مذہبی نظام تھا اس کے قیام کی طرف اس نے ہمیں توجہ دلادی۔ گویا اس آیت کے ایک حصے پر صحابہؓ نے عمل کیا اور دوسرے حصے پر ہم نے عمل کرلیا۔ پس ہم بھی صحابہؓ میں جاملے۔

خلاصہ یہ کہ اس آیت میں اسلامی نظام کے قیام کے اصول بیان کئے گئے ہیں اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ

(۱) اسلامی نظام انتخاب پر ہو۔

(۲) یہ کہ مسلمان ہر زمانہ میں اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے تابع رہیں۔

مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اپنے تنزل کے زمانہ میں دونوں اصولوں کو بھلا دیا۔ جہاں ان کا بس تھا انہوں نے انتخاب کو قائم نہ رکھا اور جو امور ان کے اختیار سے نکل گئے تھے ان کو چھوڑ کر جو امور ان کے اختیار میں تھے ان میں بھی انہوں نے اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کا نظام قائم کر کے ان کی اطاعت سے وحدتِ اسلامی کو قائم نہ رکھا اور ان لغو بحثوں میں پڑ گئے کہ انہیں صرف اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی اطاعت کرنی چاہئے۔ اور اس طرح جو اصل غرض اس حکم کی تھی وہ نظر انداز ہوگئی حالانکہ جو امر ان کے اختیار میں نہ تھا اس میں ان پر کوئی گرفت نہ تھی اگر وہ اس حصہ کو پورا کرتے جو ان کے اختیار میں تھا۔

اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے متعلق ایک اعتراض کا جواب

اس جگہ شاید کوئی اعتراض کرے کہ احمدیہ جماعت کی تعلیم تو یہ ہے کہ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ میں غیر مذاہب کے اُولِی الْاَمْرِ بھی شامل ہیں اور اس آیت کے ماتحت غیر مسلم حکّام کی اطاعت بھی فرض ہے مگر اب جو معنی کئے گئے ہیں اس کے ماتحت غیر مسلم آہی نہیں سکے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ درست ہے لیکن یہ معنی صرف اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے ٹکڑے سے نکلتے ہیں۔ یعنی جب ہم کہتے ہیں کہ غیر مسلم اُولِی الْاَمْرِ بھی اس میں شامل ہیں تو اس وقت ہم سارے رکوع کو مدنظر نہیں رکھتے بلکہ آیت کے صرف ایک ٹکڑہ سے اپنے دعوے کا استنباط کرتے ہیں لیکن یہ ٹکڑہ ساری آیتوں سے مل کر جو معنی دیتا ہے انہیں باطل نہیں کیا جا سکتا۔ بیشک دنیوی امور میں ہر اُولِی الْاَمْرِ کی اطاعت واجب ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ حکم بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ہر زمانہ میں اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی اطاعت جو مسلمانوں میں سے ان کے لئے منتخب ہوں ان پر واجب ہے۔

اُولِی الْاَمْر سے اختلاف کی صورت میں رُدُّوْهُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ کے کیا معنی ہیں؟

اب مَیں اس مضمون کو لیتا ہوں جس کے بیان کرنے کا میں پیچھے وعدہ کر آیا ہوں کہ بعض لوگ اس مقام پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اولوالامر سے اختلاف کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اطاعت واجب نہیں بلکہ اختلاف کی صورت میں ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ خدا اور رسول کا کیا حکم ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ معنی کئے جائیں تو آیت بالکل بے معنی ہو جاتی ہے کیونکہ ہر شخص اپنے خیال کو درست سمجھا کرتا ہے۔ پس اگر اس آیت کا یہی مفہوم لیا جائے تو اطاعت کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ آخر وہ کون سا امر ایسا نکلے گا جسے تمام لوگ متفقہ طور پر خدا اور رسول کا حکم سمجھیں گے۔ یقیناً کچھ لوگوں کو اختلاف بھی ہوا کرتا ہے۔ پس ایسی صورت میں اگر ہر شخص کو یہ اختیار ہو کہ وہ حکم سنتے ہی کہہ دے کہ یہ خدا اور رسول کی تعلیم کے خلاف ہے تو اس صورت میں خلیفہ صرف اپنے آپ پر ہی حکومت کرنے کے لئے رہ جائے، کسی اور پر اس نے کیا حکومت کرنی ہے۔ بالخصوص موجودہ زمانہ میں تو ایسا ہے کہ آج کل ماننے والے کم ہیں اور مجتہد زیادہ۔ ہر شخص اپنے آپ کو اہل الرائے خیال کرتا ہے۔ اس صورت میں خلیفہ تو اپنا بوریا بچھا کر الگ شور مچاتا رہے گا کہ یوں کرو اور لوگ یہ شور مچاتے رہیں گے کہ پہلے ان حکموں کو قرآن اور حدیث کے مطابق ثابت کرو، تب مانیں گے ورنہ نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا میں کوئی دینی امر ایسا نہیں جسے ساری دنیا یکساں طور پر مانتی ہو بلکہ ہر بات میں کچھ نہ کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

لطیفہ مشہور ہے کہ ایک جاہل شخص تھا جسے مولویوں کی مجلس میں بیٹھنے کا بڑا شوق تھا مگر چونکہ اسے دین سے کوئی واقفیت نہ تھی اس لئے جہاں جاتا لوگ دھکّے دے کر نکال دیتے۔ ایک دفعہ اس نے کسی دوست سے ذکر کیا کہ مجھے علماء کی مجلس میں بیٹھنے کا بڑا شوق ہے مگر لوگ مجھے بیٹھنے نہیں دیتے میں کیا کروں۔ اس نے کہا ایک بڑا سا جُبّہ اور پگڑی پہن لو۔ لوگ تمہاری صورت کو دیکھ کر خیال کریں گے کہ کوئی بہت بڑا عالم ہے اور تمہیں علماء کی مجلس میں بیٹھنے سے نہیں روکیں گے۔ جب اندر جا کر بیٹھ جاؤ اور تم سے کوئی بات پوچھی جائے تو کہہ دینا کہ اختلافی مسئلہ ہے بعض نے یوں لکھا ہے اور بعض نے اس کے خلاف لکھا ہے اور چونکہ مسائل میں کثرت سے اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے تمہاری اس بات سے کسی کا ذہن ادھر منتقل نہیں ہوگا کہ تم کچھ جانتے نہیں۔ چنانچہ اس نے ایک بڑا سا جُبّہ پہنا، پورے تھان کی پگڑی سر پر رکھی اور ہاتھ میں عصا لے کر اس نے علماء کی مجالس میں آنا جانا شروع کر دیا۔ جب کسی مجلس میں بیٹھتا تو سر جھکا کر بیٹھا رہتا۔ لوگ کہتے کہ جناب آپ بھی تو کچھ فرمائیں۔ اس پر وہ گردن ہلا کر کہہ دیتا اس بارہ میں بحث کرنا لغو ہے علماء اسلام کا اس کے متعلق بہت کچھ اختلاف ہے کچھ علماء نے تو اس طرح لکھا ہے جس طرح یہ مولانا فرماتے ہیں اور کچھ علماء نے اُس طرح لکھا ہے جس طرح وہ مولانا فرماتے ہیں۔ لوگ سمجھتے کہ اس شخص کا مطالعہ بڑا وسیع ہے۔ چنانچہ کہتے بات تو ٹھیک ہے جھگڑا چھوڑو اور کوئی اور بات کرو کچھ مدت تو اسی طرح ہوتا رہا اور علماء کی مجالس میں اس کی بڑی عزت و تکریم رہی۔ مگر ایک دن مجلس میں یہ ذکر چل پڑا کہ زمانہ ایسا خراب آگیا ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ خدا کا انکار کرتا چلا جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر خدا ہے تو کوئی دلیل دو۔ اس پر لوگوں نے حسب دستور ان سے بھی کہا کہ سنائیے مولانا آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ کہنے لگا بحث فضول ہے کہ کچھ علماء نے لکھا ہے کہ خدا ہے اور کچھ علماء نے لکھا ہے کہ خدا نہیں۔ یہ سنتے ہی لوگوں میں اس کا بھانڈا پھوٹ گیا اور انہوں نے دھکّے دے کر اسے مجلس سے باہر نکال دیا۔ تو دنیا میں اس کثرت سے اختلاف پایا جاتا ہے کہ اگر

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ (سورۃ النساء آیت:۶۰)

کے یہ معنی کئے جائیں کہ جب بھی خلیفہ کے کسی حکم سے کسی کو اختلاف ہو، اس کا فرض ہے کہ وہ خلیفہ کو دھکّا دے کر کہے کہ تیرا حکم خدا اور رسول کے احکام کے خلاف ہے تو اس کو اتنے دھکّے ملیں کہ ایک دن بھی خلافت کرنی اس کے لئے مشکل ہو جائے۔ پس یہ معنی عقل کے بالکل خلاف ہیں۔ ہماری جماعت میں سے بھی بعض لوگوں کو اس آیت کا صحیح مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے ٹھوکر لگی ہے۔ اگر وہ صحیح معنی سمجھ لیتے تو ان کو کبھی ٹھوکر نہ لگتی۔ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ والی آیت دنیوی حکام اور خلفائے راشدین دونوں پر حاوی ہے۔

وہ صحیح معنی کیا ہیں؟ ان کو معلوم کرنے کے لئے پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ آیت عام ہے اس میں خالص دنیوی حکام بھی شامل ہیں اور خلفاء راشدین بھی شامل ہیں۔ پس یہ آیت خالص اسلامی خلفاء کے متعلق نہیں بلکہ دنیوی حکام کے متعلق بھی ہے۔

اب اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ یہ آیت اپنے مطالب کے لحاظ سے عام ہے اور اس میں خالص دنیوی حکام اور خلفاء راشدین دونوں شامل ہیں یہ سمجھ لو کہ ان دونوں کے بارہ میں قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کے احکام الگ الگ ہیں۔ جو خالص دنیوی حکام ہیں ان کے لئے شریعت اسلامی کے الگ احکام ہیں۔ اور جو خلفاء راشدین ہیں ان کے لئے الگ احکام ہیں۔ پس جب خدا نے یہ کہا کہ

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰہِ وَالرُّسُوْلِ۔ (سورۃ النساء آیت:۶۰)

تو اس کے یہ معنے نہیں کہ جب تمہارا اُولِی الْاَمْر سے جھگڑا ہو تو تم یہ دیکھنے لگ جاؤ کہ خدا اور رسول کا حکم تم کیا سمجھتے ہو۔ بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ چونکہ اس عام حکم میں خلفاء راشدین بھی شامل ہیں اور دنیوی حکام بھی، اس لئے جب اختلاف ہو تو دیکھو کہ وہ حکام کس قسم کے ہیں۔ اگر تو وہ خلفائے راشدین ہیں تو تم ان کے متعلق وہ عمل اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ نے خلفاء راشدین کے بارہ میں بیان فرمایا ہے اور اگر وہ حکام دنیوی ہیں تو ان کے بارہ میں تم ان احکام پر عمل کرو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان کے متعلق بیان کئے ہیں۔

دونوں کے متعلق الگ الگ احکام

اَب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا اِن دونوں قسم کے اُولِی الْاَمْر کے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے الگ الگ قسم کے احکام بیان کئے ہیں یا نہیں۔ اگر کئے ہیں تو وہ کیا ہیں۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں قسم کے اُولِی الْاَمْر کی نسبت دو مختلف احکام بیان کئے ہیں جو یہ ہیں:

(۱) عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے:

بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَہِ وَعَلٰی اَثَرَةً عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ لَّانُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ وَعَلٰی اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ فَاَیْنَمَا کُنَّا لَانَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنْ لَّانُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْرًا بَوَّاحًا عِنْدَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ فِیْہِ بُرْھَانٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ (مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ)

یعنی ہم نے رسول کریم ﷺ کی ان شرائط پر بیعت کی کہ جو ہمارے حاکم مقرر ہوں گے ان کے احکام کی ہم ہمیشہ اطاعت کریں گے خواہ ہمیں آسانی ہو یا تنگی اور چاہے ہمارا دل ان احکام کے ماننے کو چاہے یا نہ چاہے بلکہ خواہ ہمارے حق وہ کسی اور کو دلاویں پھر بھی ہم ان کی اطاعت کریں گے۔ اسی طرح ہماری بیعت میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جب ہم کسی کو اہل سمجھ کر اس کے سپرد حکومت کا کام کر دیں گے تو اس سے جھگڑا نہیں کریں گے اور نہ اس سے بحث شروع کر دیں گے کہ تم نے یہ حکم کیوں دیا وہ دینا چاہئے تھا۔ ہاں چونکہ ممکن ہے کہ وہ حکام کبھی کوئی بات دین کے خلاف بھی کہہ دیں اس لئے اگر ایسی صورت ہو تو ہمیں ہدایت تھی کہ ہم سچائی سے کام لیتے ہوئے انہیں اصل حقیقت سے آگاہ کر دیں اور خدا کے دین کے متعلق کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ جو لوگ حکومت کے اہل ہوں اور ان کے سپرد یہ کام تمہاری طرف سے ہو چکا ہو ان سے تم کسی قسم کا جھگڑا نہ کرو۔ مگر یہ کہ تم ان سے کُھلا کُھلا کفر صادر ہوتے ہوئے دیکھ لو۔ ایسی حالت میں جبکہ وہ کسی کھلے کفر کا ارتکاب کریں اور قرآن کریم کی نص صریح تمہاری تائید کر رہی ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس خلافِ مذہب بات میں ان کی اطاعت کرنے سے انکار کر دو اور وہی کرو جس کے کرنے کا تمہیں خدا نے حکم دیا ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے:

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تَبْغَضُوْنَھُمْ وَیَبْغَضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ۔ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ۔ قَالَ لَامَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوةَ لَامَا اَقَامُوا فِیْکُمُ الصَّلٰوةَ اِلَّامَنْ وُلِیَ عَلَیْہِ

وَالٍ فَرَأٰهُ يَاتِىْ شَيْئًا مِّنْ مَّعصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَايَأْتِىْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَتِهٖ۔(مسلم کتاب الامارة باب خیار الائمة وشرارھم)

حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے بہترین حکّام وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں۔ تم ان پر درود بھیجو اور ان کی ترقیات کے لئے دُعائیں کرو اور وہ تم پر درود بھیجیں اور تمہاری ترقیات کے لئے دُعائیں کریں اور بدترین حکّام وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت ڈالو اور وہ تم پر لعنت ڈالیں۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے کہا۔ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جب ایسے حکمران ہمارے سروں پر مسلّط ہو جائیں تو کیوں نہ ہم ان کا مقابلہ کر کے انہیں حکومت سے الگ کر دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا مَا اَقَامُوا الصَّلٰوةَ فِيْكُمْ لَا مَا اَقَامُوا الصَّلٰوةَ فِيْكُمْ۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں جب تک وہ نماز اور روزہ کے متعلق تم پر کوئی پابندی عائد نہ کریں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نہ روکیں تم ان کی اطاعت سے ہرگز منہ نہ موڑو۔

اِلَّا مَنْ وُلِىَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَأٰهُ يَاْتِى شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِى مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِ عَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَتِهٖ۔

سنو! جب تم پر کسی کو حاکم بنایا جائے اور تم دیکھو کہ وہ بعض امور میں اللہ تعالیٰ کی معصیت کا ارتکاب کر رہا ہے تو تم اپنے دل میں اس کے ان افعال سے سخت نفرت رکھو مگر بغاوت نہ کرو۔

دوسری حدیث میں اس سے یہ زائد حکم ملتا ہے کہ اگر کفر بواح اس سے ظاہر ہو تو اِس حالت میں اس کے خلاف بغاوت بھی کی جا سکتی ہے۔

خلفائے راشدین کی سنّت پر ہمیشہ قائم رہنے کا حکم

اس کے مقابلہ میں احادیث میں عرباض بن ساریہؓ سے ہمیں ایک اور روایت بھی ملتی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَ عَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تُعَهِّدُ اِلَيْنَا۔ فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْداً حَبْشِيًّا فَاِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِى فَسَيُرَى اِخْتِلَافًا كَثِيْراً فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ فَتَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ المکتب الاسلامی بیروت)

عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور جب نماز سے فارغ ہو چکے تو آپؐ نے ہمیں ایک وعظ کیا۔ وہ وعظ ایسا اعلیٰ درجہ کا تھا کہ اس سے ہمارے آنسو بہنے لگ گئے اور دل کانپنے لگے۔ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! معلوم ہوتا ہے یہ الوداعی وعظ ہے۔ آپ ہمیں کوئی وصیت کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا۔

اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْداً حَبْشِيًّا۔

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شیوہ بناؤ خواہ کوئی حبشی غلام ہی تم پر حکمران کیوں نہ ہو۔ جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ لوگوں میں بہت بڑا اختلاف دیکھیں گے پس ایسے وقت میں میری وصیت تمہیں یہی ہے کہ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ

تم میری سنت اور میرے بعد میں آنے والے خلفاء الراشدین کی سنت کو اختیار کرنا۔

تَمَسَّكُوْا بِهَا تم اس سنت کو مضبوطی سے پکڑ لینا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ اور جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے پکڑ لیا جاتا ہے اسی طرح اس سنت سے چمٹے رہنا اور کبھی اس راستے کو نہ چھوڑنا جو میرا ہے یا میرے خلفائے راشدین کا ہوگا۔ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْر اور تم نئی نئی باتوں سے بچتے رہنا فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ کیونکہ ہر وہ نئی بات جو میری اور خلفاء راشدین کی سنت کے خلاف ہوگی وہ بدعت ہوگی اور بدعت ضلالت ہوا کرتی ہے۔

ان دونوں قسم کے حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُولِى الْاَمْر دو قسم کے تسلیم کئے ہیں۔ ایک دنیوی اور ایک دینی اور اسلامی۔ دنیوی امراء کے متعلق اطاعت کا حکم ہے مگر ساتھ ہی کُفر بواح کا جواز بھی رکھا ہے اور اس صورت میں بشرطیکہ برہان ہو قیاس نہ ہو ان کُفر یہ امور میں ان کی اطاعت سے باہر جانے کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ حکم دیا ہے۔ گو بعض اسلامی علماء نے جیسے حضرت محی الدین ابن عربی ہیں اس بارہ میں بھی اتنی احتیاط کی ہے کہ وہ کہتے ہیں ایسی صورت میں بھی صرف علیحدگی کا اعلان کرنا جائز ہے بغاوت کرنا پھر بھی جائز نہیں۔ مگر ایک دینی اور اسلامی اُولی الْاَمْر بتائے ہیں جن کے بارہ میں ہمیں حَکَم نہیں بنایا بلکہ انہیں امت پر حَکَم بنایا ہے اور فرمایا ہے جو کچھ وہ کریں وہ تم پر حجت ہے اور ان کے طریق کی اتباع اسی طرح ضروری ہے جس طرح میرے حکم کی۔ پس حاکم دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دنیوی ہیں اور جن کے متعلق اس بات کا امکان ہے کہ وہ کفر کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔ ان کے متعلق تو یہ حکم دیا کہ تم ان کی اطاعت کرتے چلے جاؤ، ہاں جب ان سے کفر بواح صادر ہو تو الگ ہو جاؤ۔ مگر دوسرے حکام وہ ہیں جو غلطی کر ہی نہیں سکتے ان کے متعلق یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہمیشہ ان کی سنّت اور طریق کو اختیار کرنا چاہئے اور کبھی ان کے راستہ سے علیحدہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اگر کبھی تمہیں یہ شبہ پڑ جائے کہ تمہارے عقائد درست ہیں یا نہیں تو تم اپنے عقائد کو خلفائے راشدین کے عقائد کے ساتھ ملاؤ۔ اگر مل جائیں تو سمجھ لو کہ تمہارا قدم صحیح راستہ پر ہے اور اگر نہ ملے تو سمجھ لو کہ تم غلط راستے پر جا رہے ہو۔

خلفائے راشدین اُمت کے لئے ایک میزان ہیں

گویا خلفائے راشدین ایک میزان ہیں جن سے دوسرے لوگ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کا قدم صحیح راستہ پر ہے یا اس سے منحرف ہو چکا ہے۔ جیسے دوسیر کا بٹہ ایک طرف ہو اور مولیاں گاجریں دوسری طرف تو ہر شخص ان مولیوں گاجروں کو ہی دو سیر کے بٹہ کے مطابق وزن کرے گا، یہ نہیں ہوگا کہ اگر پانچ سات مولیاں کم ہوں تو بٹے کو اُٹھا کر پھینک دے اور کہہ دے کہ وہ صحیح نہیں۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم خلفائے راشدین کے اعمال کا جائزہ لو اور دیکھو کہ وہ تمہاری عقل کے اندر آتے ہیں یا نہیں اور وہ تمہاری سمجھ کے مطابق خدا اور رسول کے احکام کے مطابق ہیں یا نہیں بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اگر تمہیں اپنے متعلق کبھی یہ شبہ پیدا ہو جائے کہ تمہارے اعمال خدا اور اس کے رسول کی رضا کے مطابق ہیں یا نہیں تو تم دیکھو کہ ان اعمال کے بارہ میں خلفائے راشدین نے کیا کہا ہے۔ اگر وہ خلفائے راشدین کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہونگے تو درست ہوں گے اور اگر وہ ان کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق نہ ہوں گے تو غلط ہوں گے۔

پس خدا اور رسول کا وہ حکم جس کی طرف بات کو لوٹانے کا ارشاد ہے یہی احکام ہیں جن کو میں نے بیان کیا ہے۔ یعنی تم یہ دیکھو کہ جن حکام سے تمہیں اختلاف ہے وہ کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آیا وہ دنیوی حکام میں سے ہیں یا خلفائے راشدین میں سے۔ اگر وہ دنیوی حکام ہیں تو حتی الوسع ان کی اطاعت کرو۔ ہاں اگر وہ کسی نص صریح کے خلاف عمل کرنے کا حکم دیں تو تمہارا حق ہے کہ ان کی غلطی پر انہیں متنبہ کرو، انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرو اور انہیں بتاؤ کہ تم غلط راستے پر جا رہے ہو اور اگر نہ مانیں اور کفر بواح کا ارتکاب کریں مثلاً نماز پڑھنے سے روک دیں یا روزے نہ رکھنے دیں تو تمہیں اس بات کا اختیار ہے کہ ان کے اس قسم کے احکام ماننے سے انکار کر دو اور کہو کہ ہم نمازیں پڑھیں گے، ہم روزے رکھیں گے، تم جو جی میں آئے کر لو لیکن اگر وہ اُولِى الْاَمْرِ خلفائے راشدین ہوں تو پھر سمجھ لو کہ وہ غلطی نہیں کر سکتے۔ وہ جو کچھ کریں گے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہوگا اور اللہ تعالیٰ انہیں اسی راہ پر چلائے گا جو اس کے نزدیک درست ہوگا۔ پس ان پر حَکَم بننے کی بجائے اُن کو اپنے اُوپر حَکَم بناؤ اور ان سے اختلاف کر کے اللہ تعالیٰ سے اختلاف کرنے والے مت بنو۔ (ماخوذ از ''خلافتِ راشدہ'')

☆☆☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

فون ریلوے روڈ 00-92-476214750

فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872 -224074

(M) 98147-58900

E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :

Gold and Silver Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

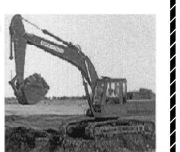

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

بچوں کی بیماری سے بحالی صحت تک

والدین کی ذمہ داریاں

(ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان پاکستان)

بچوں کو چلتے پھرتے اور حرکت کرتے رہنے میں لطف آتا ہے۔ آزادرہ کر اپنے گردوپیش کی دنیا کو سمجھنا اور اس سے واقف ہونا ان کی فطرت کا سب سے بڑا تقاضا ہے۔ انہیں ہاتھ پیر چلتے رکھنے، ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے اور ہر آن نئ چیز کو چھونے میں جو لطف آتا ہے۔کسی اور بات میں نہیں آتا۔ اپنے آپ کو قوی محسوس کرنا ان کی بڑی خوشی ہے۔

بیماری کی دنیا بچے کے لئے بالکل انوکھی اور بڑی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اس دنیا میں اسے جن تجربات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ نہ ان کے معنی اسکی سمجھ میں آتے ہیں اور نہ وہ انہیں پسند کرتا ہے۔ اس کی ناک نزلے زکام سے بند ہے۔ اس کا سر بھاری ہے۔ اس کے پورے جسم میں درد ہے۔ وہ کمزوری اور تھکن محسوس کررہا ہے۔ بچے کے لئے یہ تمام عوامل بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنی بیماری کا مطلب نہیں سمجھتا۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جس طرح کا احساس اسے ہورہا ہے۔ اس کی وجہ آخر کیا ہے؟ بیمار بچے کی پہلی ضرورت، اس کی جسمانی ضروریات کی طرف فوری توجہ ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ ضرورت اسے دلاسے اور تسلی وتشفی کی ہے۔ بچے کی یہ ضرورتیں محنت، مشقت اور اس سے بھی بڑھ کر صبر وتحمل کے بغیر پوری نہیں ہوسکتیں۔ ممکن ہے کہ بچے کی بیماری کے دوران ہونے والی یہ بے چینی اسے ہمیشہ کے لئے چڑاچڑا اور ضدی بنادے۔

بچوں کی بیماری سے والدین پر جو مشکل ذمہ داری آجاتی ہے۔ وہ اس لئے زیادہ دشوار بن جاتی ہے کہ انہیں خود بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا کریں۔ ان کے سامنے طرح طرح کے سوال آتے ہیں۔ ہم اس کی یہ تکلیف کس طرح دور کریں۔ اسے دوا پینے پر کس طرح آمادہ کریں۔ اس کے دل سے ڈاکٹر، ہسپتال اور انجیکشن کا خوف کس طرح نکالیں۔ نیز یہ کہ جو بچہ عرصے سے بیمار ہے۔ اور جسے بیماری کی شدت نے لاغر اور لاچار کر دیا ہے۔ اس کی آئندہ زندگی کو کس طرح خوشگوار بنائیں؟ اگر والدین یہ سمجھنے لگیں کہ بچے بیمار ضرور پڑیں گے۔ ان کی ہر بیماری عموماً چھوٹی اور عارضی ہوتی ہے۔ اگر کبھی کبھی شدید اور طویل ہو بھی تو موجودہ طب کے پاس اس کا آسان علاج موجود ہے۔ تو انہوں نے بیماری کے متعلق صحیح اور صحت مندانہ رویہ اختیار کیا ہے یہ رویہ یقیناً ان کے بچوں کے لئے بھی مفید ثابت ہوگا۔ انہیں دنیا غیر محفوظ نظر نہیں آئے گی۔ اس میں ہر طرف بیماریاں اور جراثیم ہی نہیں ہوں گے۔ بیماری کے غیر فطری خوف سے محفوظ رہ کر ہی وہ صحت کے دن مسرت سے گزار سکیں گے۔

اگر والدین بچے کی الجھن اور پریشانی کا سبب معلوم کریں تو اس کی پریشانی دور کرنے میں کافی حد تک مدد دے سکتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وجہ کیسے معلوم کی جائے؟ اگر والدین بچے کی زندگی پر ہمدردی اور محبت سے نظر رکھنے کے عادی ہوں اور انہیں اس بات کا علم ہو کہ گھر والوں، دوستوں اور دوسرے ملنے والوں کے ساتھ بچے کے روابط ومراسم کیسے ہیں تو ان کے لئے یہ معلوم کرنا آسان ہوگا کہ بچے کے لئے کیا چیز الجھن کا سبب بنی ہوئی ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جن والدین کو بچوں کے جذبات کا علم اور پاس ہو، وہ بڑی آسانی سے یہ بات تک بتا سکتے ہیں کہ فلاں واقعہ اس پر کیا اثر کرے گا۔ اس کا ردعمل اس سلسلے میں کیا ہوگا۔

اگر بچہ ہمیشہ اس موقع پر بیماری کی شکایت کرتا ہے۔ جب سکول میں امتحانات ہونے والے ہیں یا جب ذمہ داری کا کوئی اور کام اس کے سپرد کیا گیا ہے تو صرف یہ سمجھ لینا کافی نہیں کہ اسے اپنا سکول پسند نہیں اس کے بعد یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ آخر اس کی ناپسندیدگی کا سبب کیا ہے۔

پھر ڈاکٹر کے پاس جانا تو بڑوں کو بھی اچھا نہیں لگتا تو بچوں کو کیسے پسند ہوسکتا ہے۔ اگر ہم بچے کو سمجھا سکیں کہ ڈاکٹر کے پاس جانا کیوں ضروری ہے اور اس میں کیا فائدہ ہے تو بچے کے دل سے ڈاکٹر کا بے جا خوف نکل سکتا ہے۔ بچوں کے دل سے ڈاکٹر کا ڈر نکالنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انہیں صحت کے دنوں میں بھی ڈاکٹر کے پاس لے جا کر ان کا معائنہ کرواتے رہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے معائنوں میں بچے کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوگی اور ان کے لئے ڈاکٹر کے یہاں جانا لازمی طور پر ناگوار تجربہ نہیں ہوگا۔ کبھی کبھی ماں باپ یہ غلطی کرتے ہیں کہ بچہ بیمار ہوتا ہے تو اسے فوراً ڈاکٹر کو نہیں دکھاتے۔ یاد رکھئے بچے کو ڈاکٹر کے پاس لے جانے میں جتنی تاخیر ہوگی۔ اتنا ہی بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہوگا۔ اس لئے بچہ جونہی بیمار پڑے۔ اسے فوراً کسی کوالیفائیڈ ڈاکٹر کو دکھائیں اور اگر ممکن ہو تو بچوں کے ڈاکٹر کو دکھائیں اور فیس کی قطعاً پرواہ نہ کریں۔ کیونکہ بچہ پیسوں سے زیادہ قیمتی ہے۔

بچے کی بیماری کے آخری چند دن عموماً بڑی الجھن اور پریشانی کے ہوتے ہیں۔ بچہ سمجھتا ہے کہ اب میں بالکل اچھا ہوں۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی کہ اچھا ہونے کے بعد بھی اس کا گھر ہی میں رہنا کیوں ضروری ہے۔ اس کی قوت آہستہ آہستہ بحال ہورہی ہے۔ اور اب وہ کچھ کرنے کے لئے بے قرار ہے۔ یاد رکھئے کہ یہ وقت اسے تنہا چھوڑنے کا نہیں۔ ابھی اس میں اتنی قوت نہیں پیدا ہوئی کہ وہ زیادہ دیر تک کھیل سکے۔ اس طرح اس کا تھک جانا لازمی ہے۔ اس لئے اس زمانے میں والدین کی اس کے معمولات کی نگرانی بے حد ضروری ہے اگر وہ ابھی اس قابل نہیں کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھیل میں پوری طرح شریک ہوسکے تو والدین کو دوست کے فرائض بھی ادا کرنے ہوں گے۔ اسے کتاب پڑھ کر سنائیں۔ اس کے ساتھ کھیلیں۔ اس کے ساتھ ٹی وی دیکھئے۔ ماں باپ کو یہ وقت صبر وتحمل سے گزارنا چاہئے۔

مختصر یہ کہ ماں باپ کے تحمل اور سمجھداری سے بیماری ایک ناخوشگوار اور تکلیف دہ احساس کے بجائے ایک اچھا تجربہ بن سکتی ہے۔ اس تجربے کا ایک خوشگوار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ماں باپ اور اولاد ایک دوسرے سے قریب تر آجاتے ہیں۔ اور ان کی باہمی محبت کا رشتہ مضبوط اور مستحکم ہوجاتا ہے۔ بچے کی بیماری ایک بار پھر والدین کو یہ موقع دیتی ہے کہ وہ اس کے دل میں یہ نازک احساس پیدا کریں کہ ماں باپ کا سایہ اس کے لئے سکون اور راحت کا باعث ہے۔

سب والدین اور خصوصاً واقفین نو بچوں کے والدین کو اپنے بچوں کی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہئے اور وقتاً فوقتاً ان کا طبی چیک اپ کرواتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو مع واقفین نو بچوں اور ان کے والدین کو لمبی زندگی دے اور صحت وتندرستی قائم رکھے۔ آمین

(بحوالہ روزنامہ الفضل ۱۲؍جولائی ۲۰۰۶ء)

یرقان (ہیپاٹائٹس) سے بچاؤ اور علاج

حکیم حافظ عارف اللہ پاکستان

یرقان بنیادی طور پر انسانی جسم میں صفرا کی اچانک زیادتی سے ظاہر ہوتا ہے۔ چونکہ انسانی جسم میں پتہ کے وجود کی صورت میں صفرا ہر وقت موجود رہتا ہے جو ضرورت کے مطابق خارج ہوکر انسانی جسم کے نظام انہضام کو درست رکھتا ہے۔ لیکن اگر کسی بد پرہیزی یا بے احتیاطی کی وجہ سے پتہ صفرا کی غیر معمولی مقدار خارج کردے تو ہمارا معدہ خراب ہوجاتا ہے، قے آنی شروع ہوجاتی ہے، بھوک بند ہوجاتی ہے، منہ کا ذائقہ خراب ہوجاتا ہے۔ آنکھوں کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے، شدید نوعیت کی صورت میں بول وبراز کا رنگ بھی پیلا ہوجاتا ہے۔ جونہی یہ علامات پیدا ہوں تو فوراً اپنی خوراک کا جائزہ لیں اور محتاط رویہ اختیار کریں اور درج ذیل خوراک استعمال کریں۔ طبیب کا کام طبیعت کی معاونت ہے اور طبیب کو اپنی تشخیص کے ذریعہ مریض کی معاونت کرنی چاہئے تاکہ مریض طبیب کی ہدایات پر عمل کرکے اللہ تعالیٰ سے شفا حاصل کرے۔

خوراک میں ہر قسم کا گوشت فوراً بند کریں۔ تلی ہوئی اشیاء خصوصاً سموسے پکوڑے، گول گپے وغیرہ ہرگز نہ کھائیں اور بیکری کی بنی ہوئی اشیاء سے مکمل پرہیز کریں۔ مشروبات کا استعمال زیادہ کریں۔

نسخہ (۱): اگر قے ہو تو انار کا جوش دو دو چمچ صبح دوپہر شام پئیں۔ اگر بھوک نہیں لگ رہی تو فوراً آملہ، بہیڑہ، ہرڑ تینوں ہم وزن لے کر ان کا سفوف بنالیں۔

نسخہ (۲): زرشک شیریں، آلو بخارا، جڑ کاسنی، مکودانہ یہ چاروں دس دس گرام آدھے لیٹر پانی میں بھگولیں اور اس کے بعد اچھی طرح ابال کر ایک گلاس صبح شام پئیں۔

یرقان کی وجہ سے معدہ لازماً خراب ہوجاتا ہے۔ اس لئے کم ازکم دو ہفتہ اپنی خوراک ہلکی رکھیں۔ آملہ، بہیڑہ اور ہرڑ معدہ کے نظام کو درست رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کا استعمال جاری رکھیں۔ اینٹی بائیوٹک ادویات کے استعمال سے حتی الوسع بچنے کی کوشش کریں کیونکہ یہ ادویات جگر کو خراب کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ لیکن اشد ضرورت کے پیش نظر مستند معالج کی تجویز کردہ ادویات استعمال کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔ دوا کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے رہیں تا اللہ تعالیٰ مکمل شفا سے فیض یاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے۔ کیونکہ احتیاط علاج سے بہتر ہے۔

مندرجہ بالا نسخہ رات کو پانی میں بھگو کر ایک کپ صبح نہار منہ اور ایک کپ رات سوتے وقت نتھار کر پی لیں۔ پہلے ہفتہ میں دو مرتبہ روزانہ اس کے بعد ایک دفعہ روزانہ استعمال کریں۔

آلو بخارا چھ دانے اور املی چار دانے رات کو پانی میں بھگودیں اور صبح دس بجے اور شام چار بجے شربت بنا کر پی لیں۔ گاجر کا جوش یرقان کی بیماری اور اس سے بچاؤ کے لئے بہترین ہے۔ لیکن نفخ سے بچنے کے لئے اس میں ہلکی سیاہ مرچ استعمال کریں۔ گنے کا رس پینے کے لئے ہمیشہ اپنا گلاس ہی استعمال کریں۔ دکاندار کے گلاس میں ہرگز نہ پئیں اور اس میں برف کی آمیزش نہ ہو۔ مولی کے پتوں کا تازہ پانی نکال کر استعمال کریں اور مولی کھائیں۔ دلیہ اور ابلے ہوئے چاول بطور خورا کھائے جاسکتے ہیں۔ لیکن ان میں سرخ مرچ کا ہرگز استعمال نہ ہو۔ دن میں دو دفعہ عرق کاسنی ایک ایک کپ استعمال کریں۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ۱۲؍جولائی ۲۰۰۶ء)

☆☆☆☆☆☆

اللہ بکافٍ عبدہٗ الیس

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے پروگراموں کے تحت
بھارت کی مختلف جماعتوں میں
جلسہ "یومِ مصلح موعودؓ" کا کامیاب انعقاد

جمشید پور: ۲۰ رفروری کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد میں مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم امام حسین احمدی معلم وقف جدید بیرون نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور محترم سید جمیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور کی نظم خوانی کے بعد متن پیشگوئی مکرم قمر الدین طاہر صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم سید معین الحق صاحب، مکرم طارق احمد صاحب، مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد اور خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ آخر پر صدارتی خطاب ہوا۔ دُعا کے بعد احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (فرزان احمد خان سرکل انچارج جمشید پور)

لجنہ خانپور ملکی بہار: ۲۰ رفروری کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ نے زیرِ صدارت محترمہ ڈاکٹر ذکیہ تسنیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جلسہ کیا۔ مکرمہ عطیۃ القیوم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر اجلاس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد لجنہ و ناصرات کی ممبرات محترمہ عطیۃ القیوم، سعدیہ تسنیم، زیبا یاسمین، راشدہ پروین، طوبیٰ ثمین، طیبہ یاسمین نے ترانہ "ہمارا خلافت پہ ایمان ہے" پیش کیا۔ ترانہ کے بعد محترمہ شمع مبارک صاحبہ، سعدیہ تسنیم، شاکرہ پروین، ذکیہ تسنیم، حشمت آراء، ذکیہ پروین اور تحسین فرزانہ نے حضرت مصلح موعودؓ اور خلافت احمدیہ سے متعلق مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ جلسہ کا پروگرام تقریباً ۵ گھنٹہ تک جاری رہا۔ درمیان میں نماز ظہر با جماعت ادا کی گئی۔ اس جلسہ میں ایک بچی عزیزہ طوبیٰ ثمین کی آمین کی گئی۔ اجلاس میں کثیر تعداد میں ممبرات نے شرکت کی۔ بعد دُعا ممبرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (کوثر ناہید جنرل سیکرٹری خانپور ملکی)

ساگر کرناٹک: ۲۰ رفروری کو بعد نماز مغرب و عشاء مکرم حمید شریف صاحب سابق صدر صاحب جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم ندیم احمد صاحب نے کی۔ عزیزم عرفان احمد نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم پرویز شریف صاحب، مکرم امتیاز احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب، مکرم مزمل احمد صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دُعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی اور تمام افراد جماعت کے لئے عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ (یوسف شریف صدر جماعت احمدیہ ساگر)

کلکتہ: جماعت احمدیہ کلکتہ نے صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے سال جماعتی روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلسہ یوم مصلح موعودؓ ۲۴ رفروری کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب و عشاء زیرِ صدارت مکرم جناب نصیر احمد صاحب بانی منعقد کیا گیا۔ مکرم جناب تاج الدین میر صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم معشوق عالم صاحب (سکرٹری اصلاح وارشاد) نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا۔ مکرم جناب مظہر احمد صاحب بانی نے نظم سنائی۔ بعد ازاں مکرم جناب ایاز احمد صاحب بھٹی، عزیزم حامد احمد سلمہٗ (طفل)، مکرم منیر احمد صاحب بانی، مکرم محمد مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کے آخر میں احباب کی چائے ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ جلسہ کی پوری روئیداد Video Graphy کے ذریعہ محفوظ کی گئی۔

بلارپور مہاراشٹر: ۲۰ رفروری کو صبح ۱۱ بجے احمدیہ مسلم مشن بلارپور میں جلسہ مکرم مولوی شیخ اسحاق صاحب سرکل انچارج کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی شیخ فرقان احمد صاحب نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم شہاب الدین حیدر علی صاحب صدر جماعت بلارپور، مکرم مستقیم انصاری صاحب صدر جماعت احمدیہ چندر پور، مکرم شیخ نظام صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ مہرکل میٹا نے تقریر کی۔ صدر اجلاس نے خلافت احمدیہ کا تعارف اور صدسالہ خلافت جوبلی کے پروگراموں سے حاضرین جلسہ کو آگاہ کیا۔ حاضرین جلسہ کی تواضع کی گئی۔ اس جلسہ میں افراد جماعت بلارپور سرکل کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم معززین نے شرکت کی۔ (محمد فضل عمر معلم سلسلہ بلارپور)

قادیان میں لجنہ اماء اللہ بھارت کے تحت ENT کیمپ کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ بھارت کو خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے پروگرام کے تحت مورخہ ۳رفروری کو نور ہسپتال قادیان میں ENT کیمپ لگانے کی توفیق ملی۔ کیمپ کا افتتاح ۳رفروری صبح ساڑھے دس بجے محترم محمد عارف صاحب نائب امیر جماعت نے دعا کے ساتھ کیا۔ کیمپ کے لئے ڈاکٹر بھرت بھوشن مارواہا آف بٹالہ E.N.T سپیشلسٹ نے صبح ساڑھے دس بجے سے شام چار بجے تک وقت دیا۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی ان کے ساتھ آئی تھیں۔ لجنہ کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو اسلامی لٹریچر دیا گیا۔ شام کے وقت مقامات مقدسہ کی زیارت بھی کروائی گئی۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ قادیان پہلی مرتبہ آئے تھے بہت متاثر ہوئے۔

اس کیمپ میں ۱۱۳ مریضوں کا چیک اپ کیا گیا اور مفت دوائیاں دی گئیں۔ یہ مریض قادیان کے قریبی دس دیہاتوں سے آئے تھے۔ ۲رفروری کی شام سے ہی موسم کافی خراب رہا۔ ۳رفروری کو بھی سارا دن بارش ہوتی رہی اس کے باوجود مریضوں نے کیمپ سے فائدہ حاصل کیا۔ کیمپ کے انتظامات کے لئے مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ نگران کیمپ اور ان کی معاونات نے ڈیوٹیاں دیں۔ کیمپ کو کامیاب بنانے میں محترم عبدالباسط خان صاحب ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال، محترم دلاور خان صاحب، محترم عبدالمحسن صاحب، محترم افسر صاحب لنگر خانہ، مکرم مہتمم مقامی صاحب اور خدام نے بھی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور ہماری کوشش میں برکت عطا فرمائے ہم خدمت خلق کے کاموں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے والے بنیں۔ آمین (بشریٰ پاشا صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

نور ہسپتال قادیان میں معائنہ صحت کیمپ کا انعقاد

صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی پروگراموں کے تحت مورخہ ۸/ مارچ ۲۰۰۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ اور نور ہسپتال کا مشترکہ Free Health Check Up Camp نور اسپتال قادیان میں لگایا گیا۔ جس کی تشہیر قادیان کے قرب و جوار کے تقریباً ۲۰ دیہاتوں میں اعلانات کے ذریعہ کی گئی تھی۔ کیمپ کی افتتاحی تقریب زیر صدارت ڈاکٹر محمد عارف صاحب نائب امیر مقامی قادیان منعقد ہوئی۔ مریضوں کے معائنہ کے لئے امرتسر کے ایسکورٹ ہسپتال کے تین ماہر ڈاکٹر صاحبان کو مدعو کیا گیا تھا۔ Ladies Specialist مکرمہ ڈاکٹر ہرجیت کور، TB اور چھاتی کے امراض کے ماہر مکرمہ ڈاکٹر روحندر کور اور گردوں کے Specialist مکرم ڈاکٹر کمل جیت سنگھ اور محترم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب قادیان نے ۱۵۰ مریضوں کا معائنہ کیا اور مناسب ادویات مفت دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے اچھے اور دوررس نتائج ظاہر فرمائے اور اس کیمپ کو جماعت کی نیک نامی کا باعث بنائے۔ (محمد اسماعیل طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مختلف جماعتوں میں تربیتی جلسے

بھدرواہ: مورخہ ۹/مارچ ۲۰۰۸ء کو بعد نماز ظہر مکرم عبدالحفیظ صاحب منڈاشی کی زیرِ صدارت جماعت احمدیہ بھدرواہ (جموں کشمیر) کا ایک تربیتی جلسہ احمدیہ مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار کی تلاوت اور مکرم خواجہ جوہر حفیظ صاحب فانی کی نظم خوانی کے بعد مولانا غلام نبی صاحب نیاز مشنری انچارج سری نگر و نگران جموں و کشمیر نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ (ظہور احمد مبلغ سلسلہ بھدرواہ)

عثمان آباد: مورخہ ۳/مارچ کو بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد عثمان آباد میں زیرِ صدارت مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صدر جماعت احمدیہ تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم ارشاد احمد ملکانہ معلم وقف جدید بیرون نے تلاوت کی۔ جس کا ترجمہ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے سنایا۔ اس کے بعد دو بچیوں عزیزہ کونین و عزیزہ منصورہ اور ایک طفل نے نظم پڑھی۔ دو اطفال بچوں کی تقریر کے بعد مکرم طفیل احمد شہباز صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم عقیل احمد سہارنپوری، مکرم عبدالقیوم ناصر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صدر جماعت عثمان آباد نے تقاریر کیں۔ دُعا کے بعد مہمانانِ کرام کیلئے ضیافت کا انتظام تھا۔ (عبدالقیوم ناصر قائد مجلس عثمان آباد)

سائنوڑ: مورخہ ۲۶ رفروری کو بعد نماز مغرب سائنوڑ میں ایک تربیتی اجلاس زیرِ صدارت مکرم مولوی ایوب صاحب مبلغ انچارج ہریانہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد دو بچوں نے نظم پڑھی پھر مکرم مولوی طاہر احمد صاحب طارق سرکل انچارج جیند نے تقریر کی اور مکرم مولوی ایوب صاحب مبلغ انچارج صاحب نے نصائح کیں اور دُعا کے بعد یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ تلاوت و نظم پڑھنے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ (محمد شوکت معلم سلسلہ)

شموگہ: جماعت احمدیہ شموگہ نے مورخہ ۱۰ فروری کو بعد نماز مغرب و عشاء ایک تربیتی اجلاس وصیت کے تعلق سے زیرِ صدارت مکرم اللہ بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ شموگہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور اور مہمان خصوصی مکرم محمود احمد صاحب خادم نے خلافت جوبلی کے حوالے سے نظام وصیت میں شمولیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تقریر کی۔ آخر میں وصیت کے متعلق موصوف نے بعض سوالات کے جواب دیئے۔

تقریب آمین: مورخہ ۲۲ رفروری کو مکرم منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی کی جماعت احمدیہ شموگہ میں تشریف آوری پر بعد نماز عصر ایک تقریب آمین منعقد کی گئی۔ جس میں ۱۲ اطفال و ناصرات شامل ہوئے۔ مکرم موصوف نے آمین کروائی اور بچوں میں انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ دُعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ سمیع الرحمٰن مبلغ سلسلہ)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

جماعت احمدیہ بنگلور کی ڈائری

۲۰؍فروری کو مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی و صدر مجلس انصار اللہ بھارت بنگلور میں تشریف لائے۔ اُسی دن جلسہ یوم مصلح موعود میں احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ نیز مجلس انصار اللہ بنگلور کے عہدیداران سے ملاقات کی اور جماعت کاموں میں تیزی لانے کی طرف توجہ دلائی۔ دوسرے دن بعد نماز ظہر مجلس عاملہ بنگلور کی میٹنگ ہوئی۔ محترم امیر صاحب نے دُعا کرائی۔ عہدیداران سے متعارف ہونے کے بعد آپ نے ہر ممبر کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ سال صد سالہ خلافت جوبلی کا سال ہے اس لئے ہر شعبہ میں بہتر رنگ میں کام ہونا ضروری ہے۔

آپ نے تعلیم القرآن کی طرف توجہ دلائی کہ کوئی بھی فرد ایسا نہ ہو جس کو قرآن کریم پڑھنا نہ آتا ہو اور خاص طور پر انصار اس کی نگرانی کریں۔ ہر گھر کا جائزہ لیا جائے آپ نے وقفِ عارضی کی اہمیت بتاتے ہوئے اس کی طرف توجہ بھی دلائی۔ پریس کمیٹی کے ممبران سے بھی موصوف نے خطاب فرمایا اور بتایا کہ کم اخراجات میں زیادہ سے زیادہ جماعتی پبلسٹی کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے کم از کم پچاس فیصد افراد کے نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ محترم امیر صاحب بنگلور نے بھی مجلس عاملہ اور پریس کمیٹی سے خطاب فرمایا۔ مختصر وقت میں محترم مولانا صاحب سے افراد جماعت بنگلور نے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ اللہ تعالیٰ کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

دُعائے مغفرت

۱- افسوس! ہماری مہربان آپا محترمہ ثمینہ اہلیہ مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش قادیان وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارے والد صاحب مرحوم جنہیں حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ المعروف سبز پگڑی والے کے ہاتھ پر سن ۱۹۴۰ء کے آس پاس جبکہ مولوی صاحب موصوف دعوت الی اللہ کے ہی سلسلہ میں ایک لمبا اور دُشوار گذار سفر طے کر کے بھدرواہ پہنچے تھے۔ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترمہ ثمینہ بیگم مرحومہ آپ کے بچوں میں سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ موصوف نے اپنی اس بیٹی کی منگنی اپنے بھانجے سے کر رکھی تھی۔ یہ معلوم ہونے پر کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اپنی بچیوں کی شادیاں غیر احمدیوں میں کرنے سے روکا ہے۔ آپ نے اپنی بہن اور بہنوئی پر اِس امر کو واضح کیا اور انہیں احمدیت کا پیغام بھی دیا لیکن اُن کے احمدی نہ ہونے پر بیٹی کی منگنی کو توڑ دیا اور پھر اُس کی شادی قادیان کے درویش محترم گیانی عبداللطیف صاحب سے ۱۹۵۴ء میں کر دی۔

ہماری بہن محترمہ ثمینہ بیگم مرحومہ پارٹیشن کے بعد کشمیر سے قادیان شادی ہو کر آنے والی پہلی خاتون تھیں۔ مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش جنہیں مرکز کی طرف سے مختلف مقامات پر بطور مبلغ بھجوایا جاتا رہا۔ ہماری بہن ہمیشہ آپ کے ساتھ ساتھ رہیں اور تبلیغ اور احمدی بچوں کی تعلیم وتربیت میں آپ کی معاونہ ثابت ہوئیں۔ مرحومہ بہت باہمت صابرہ اور شاکرہ تھیں۔ آپ نے قادیان میں ایک لمبا عرصہ درویشی بغیر کسی شکوہ شکایت کے گذارا۔ آپ کے دو بیٹے پیدائش کے بعد معذور ہوئے اور جوان ہو کر ۲۰-۲۱ سال کی عمروں میں فوت ہوتے رہے۔ ان کی وفات پر کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔ آپ کی اپنی بیماری کے دوران ہی آپ کے میاں بعارضہ فالج فریش ہوگئے۔ باوجود بیمار ہونے کے اُن کی بھی پوری خدمت کرتی رہیں۔ آپ بہت سے اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ آپ کی طبیعت میں نرمی اور ہمدردی ہونے کے سبب قادیان کی اکثر خواتین سے آپ کے بہنوں جیسے مراسم تھے۔ ہر ایک کے دکھ سکھ میں شامل ہونا اور اس کو بانٹنا آپ کی طبیعت میں تھا۔ جلسہ سالانہ اور دیگر مواقع پر آپ مہمانوں کی خدمت کر کے خوش ہوتی تھیں۔ آپ ایک محنتی خاتون تھیں۔ موصی تھیں اپنا چندہ خود ادا کرتی تھیں۔ چندہ کی ادائیگی کے لئے آپ گھر میں مرغیاں پالتیں۔ حسب توفیق صدقہ خیرات کرتیں۔ صوم صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ دعا گو تہجد گزار تھیں اور مسجد میں جا کر نماز ادا کرنے کی عادی تھیں۔ آپ کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے بفضلہ تعالیٰ قادیان میں رہائش رکھتے ہیں اور سب ہی کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(ہمارے والد مرحوم محترم خواجہ محمد عبداللہ صاحب منڈاشی بھی آخری عمر میں اپنا کاروبار بند کر کے بھدرواہ سے قادیان منتقل ہوگئے تھے۔ اور مورخہ ۳؍جنوری ۲۰۰۷ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد قادیان میں ہی وفات پائی۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔)

آپا مرحومہ کو عرصہ قریباً ۱۰ سال قبل دل کا عارضہ ہوا۔ امرتسر سے علاج معالجہ ہوا۔ عجیب اتفاق ہے کہ جب شروع میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا تو ڈاکٹر نے علاج معالجہ کے بعد بتایا تھا کہ اب یہ دس سال اور زندہ رہیں گی۔ تقریباً دس سال بعد ہی آپ کے جگر اور جگر سے دل کو جانے والی شریان میں خرابی ہونے کے سبب کینسر کی صورت پیدا ہوئی باوجود علاج کے یہی مرض آپ کی وفات کا باعث ہوا اور مورخہ ۲۷؍ستمبر ۲۰۰۷ء ماہ رمضان میں وفات پائی۔ بوقت وفات آپ کے تمام بچے اور اکثر عزیز قادیان میں ہی تھے۔ آپ کی تدفین بھی بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ دونوں باپ بیٹی ایک قطعہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنوں کے درجات بلند فرماتا رہے اور اعلیٰ علیین میں مقام خاص عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کی نیکیاں اختیار کرنے اور انہیں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (عنایت اللہ منڈاشی نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

۲- خاکسار کے بڑے بھائی مکرم غلام قادر خان صاحب مورخہ ۱۶؍فروری ۲۰۰۸ء کو بعمر ۶۷ سال دھواں ساہی (اڑیسہ) میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم صلوٰۃ کے پابند ہر دل عزیز جماعت کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ مرحوم اپنے پیچھے دو لڑکے اور لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ (غلام حیدر خان معلم وقف جدید)

انعامی مقالہ برائے سال ۲۰۰۸-۰۹ء

منجانب نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

تعلیمی سال ۲۰۰۸-۰۹ء کے لئے نظارت تعلیم کی طرف سے درج ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے:

''ایک طالب کی زندگی میں خلافت کی برکات نیز طالب علم کا خلیفہ وقت سے کس طرح کا تعلق ہونا چاہئے''

تمام طلباء کو اس مقالے کے مقابلہ میں شرکت کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ نیز احباب جماعت سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم بچوں کو اس مضمون کو لکھنے کی تاکید کریں تاکہ طلباء میں تحریر لکھنے کا شوق پیدا ہو۔

مقالہ کی شرائط: ☆ مضمون کم از کم 15000 الفاظ پر مشتمل ہو۔

☆ مقالہ صرف اُردو، ہندی اور انگریزی زبان میں سے کسی ایک زبان میں لکھنا ہوگا۔

☆ مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆ مقالہ لکھتے وقت سُرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆ مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ مقابلہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ مقالہ نویسی میں حصہ لینے کے لئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

☆ بہترین مقالہ لکھنے والوں کے لئے آٹھ انعام مبلغ -/2000 روپے کے رکھے گئے ہیں۔

تحریک تعلیم القرآن وقف عارضی اور نظام وصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ خاص تحریک فرمائی کہ موصیان کے ذریعہ تعلیم القرآن کا اہتمام کیا جائے اور تمام عالَم میں قرآنی نور کو پھیلایا جائے چنانچہ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اس وقت عالَم بیداری میں مَیں نے دیکھا جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اُس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُرشوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی ''بشریٰ لکم'' (یعنی تمہارے لئے خوشخبری ہے)

یہ ایک بڑی بشارت تھی لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے۔ اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گذشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرّف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اُس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے تحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے''

آپؒ پھر فرماتے ہیں۔

''پھر میں اس طرف بھی متوجہ ہوا کہ عارضی وقف کی تحریک جو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے متعلق جاری کی گئی ہے اس کا تعلق نظام وصیت کے ساتھ بڑا گہرا ہے۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ ''الوصیت'' کو مزید غور سے پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ واقع میں اس تحریک کا موصی صاحبان کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ (خطبہ جمعہ 3 اگست 1966)

لہٰذا احباب سے درخواست ہے کہ نظام وصیت کے ساتھ ساتھ تحریک تعلیم القرآن ووقف عارضی کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقفِ عارضی قادیان)

ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے زیر اہتمام

بنگلہ دیش کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے عطیات جمع کرنے کیلئے ایک تقریب

ممبران پارلیمنٹ، سیاسی رہنماؤں اور ہائی کمشنر بنگلہ دیش کی شرکت

دنیا بھر میں دکھی انسانیت کے لئے سرگرمِ عمل عالمی تنظیم Humanity First اب تک اقوام متحدہ کے علاوہ 29 ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا اب تک پاکستان کے زلزلہ زدگان، ایشین سونامی کے متاثرین، کیٹرینہ اور ریٹا کے مصیبت زدگان، گی آنا کے سیلاب زدگان کی بحالی، ترکی اور بھارت کی ریاست گجرات کے زلزلہ زدگان کی امداد کے علاوہ سیرالیون، بوسنیا، اور کوسووو میں بھی امدادی خدمات انجام دے چکی ہے۔ سوفی صدی رضا کارانہ بنیادوں پر کام کرنے والی اِس فعّال تنظیم نے بنگلہ دیش میں 2007ء میں آنے والے طوفان کی امداد کے لئے کسی تاخیر کے بغیر پہلے مرحلہ میں ڈاکٹروں سمیت اپنی امدادی ٹیمیں فوراً بھیجیں۔ دوسرے مرحلہ میں زیادہ مستحکم بنیادوں پر حکومت اور عوامی منصوبوں میں ہاتھ بٹانے کے لئے 17 جنوری 2008ء کو عطیات جمع کرنے کی مہم میں تیس سے زائد تجارتی اداروں کے ساتھ مل کر ٹورانٹو کے مشہور ووڈبائن بنکوئٹ ہال میں ایک شاندار عشائیہ کا اہتمام کیا۔ داخلی دروازہ پر ہر طبقہ فکر کے لوگوں کی گہما گہمی تھی، خواتین و حضرات بڑی عجلت میں اپنے اپنے دروازوں پر ٹکٹ خریدتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ بہت سے دوست پہلے ہی بکنگ کروا چکے تھے۔ ہال کے اندر داخل ہونے پر پتہ چلا کہ سات سو سے زائد مرد وزن اپنے بنگلہ دیشی بھائیوں اور بہنوں کی مدد کو آئے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ اور سابق وزیر کی شرکت: پونے آٹھ بجے شام ممبر پارلیمنٹ اور سابق وزیر عزت مآب ماریا مِنّا Maria Minna اسٹیج پر تشریف لائیں اور تنظیم کا تعارف کرواتے ہوئے ادارہ کے مقامی پروگراموں خاص طور پر Feed the Family Programme اور کینیڈا میں سکولوں کے بچوں کے لئے مدد کی پیشکش کا ذکر کیا۔

افتتاحی دعا: تقریب کے باقاعدہ آغاز کے لئے عزت مآب ماریا منا نے محترم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔

چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ کا خطاب: مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ نے اتنی بڑی تعداد میں آئے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اِس نیک فریضہ میں حصہ لینے پر سب کا شکریہ ادا کیا۔ ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے تیسری دنیا کے ممالک خاص طور پر افریقہ میں صاف پانی کی فراہمی، یتیموں کی سرپرستی، عورتوں کے لئے فلاحی سرگرمیوں، اور میڈیکل کیمپس کا ذکر کیا۔ بنگلہ دیش میں ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ پہلے مرحلہ میں کینیڈا اور امریکہ سے گئے ہوئے ہمارے ڈاکٹروں اور امدادی عملہ نے سولہ سولہ گھنٹے سفر کر کے آفت زدہ علاقے میں رسائی حاصل کی۔ اور اب دوسرے مرحلہ میں بحالی کے کاموں میں کم قیمت کے رہائشی مکانات، کشتیوں، مچھلیاں پکڑنے کے ساز وسامان، سکولوں اور ہسپتالوں کی مرمت کرنے کے لئے کثیر تعداد میں عطیات کی ضرورت ہے۔

چیئر مین صاحب کے بعد ہیومینٹی فرسٹ کے میڈیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر علیم خان صاحب جو امدادی ٹیم کے ہمراہ تھے، رپورٹ پیش کرنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے بتایا کہ اِس آفت سے بنگلہ دیش کے تقریباً نو ملین لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ اموات کا اندازہ تقریباً پانچ ہزار بتایا گیا ہے اور چالیس ہزار لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا کینیڈا اور امریکہ سے پہنچی ہوئی ہماری امدادی ٹیموں کے رنگا ولی کیمپ میں تقریباً 150 رضا کار ایک وقت میں کام کرتے رہے اور طبی امداد کے علاوہ خشک خوراک اور پانی کی بوتلیں تقسیم کرتے رہے۔ ہیومینٹی فرسٹ نے کپڑے اور کمبلوں کے علاوہ پانی صاف کرنے کے تین سو یونٹ بھی تقسیم کئے۔ اب اِس علاقہ کی تعمیر نو کا چیلنج ہمارے سامنے ہے۔

کھانے کے بعد معزز مہمانوں میں سے چند نے حاضرین سے خطاب کیا۔ اور انہوں نے ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ کام کرنے پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور دل کھول کر چندہ دینے کی احباب سے اپیل کی۔

ان کے بعد عزت مآب گریگ سوربارا Greg Sorbara سابق وزیر خزانہ انٹاریو نے کہا کہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں اُن لوگوں کے ساتھ ہوں جو ہیومینٹی فرسٹ کے ذمہ دار ہیں۔ آپ نے بھی حاضرین سے چندہ دینے کی تحریک کی۔

پھر جم کیری جینیس Jim Karygiannis ممبر پارلیمنٹ جو بنگلہ دیش جا کر بنفس نفیس ہیومینٹی فرسٹ کی کارکردگی دیکھ چُکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ہیومینٹی فرسٹ کو مظفر آباد اور بنگلہ دیش میں کام کرتے ہوئے خود دیکھا ہے اور میں اِن کے ساتھ کام کرنے کا تہیہ کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، اُن کی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں، اُن کی کشتیاں تباہ ہو چکی ہیں اُنہیں آپ کی مدد کی اشد ضرورت ہے۔ اُنہوں نے حکومت کینیڈا پر امداد کی رقم بڑھانے پر زور دیا۔

ہزایکسی لینسی ہائی کمشنر بنگلہ دیش کا خطاب: ان کے بعد قائمقام ہائی کمشنر بنگلہ دیش مکرم سیّد مسعود محمود کھنڈکر صاحب نے اپنے خطاب میں ہیومینٹی فرسٹ اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ نو ملین افراد اِس آفت سے متاثر ہوئے ہیں۔ تعمیر نو کے کاموں کی ایک طویل فہرست ہے۔ 1400 سکول مسمار ہو چکے ہیں۔ دو ملین خاندانوں کے گھر تباہ ہو چکے ہیں۔ ہمیں اِس کام کے لئے طویل مدت کے منصوبے کی ضرورت ہے۔ آپ نے انسانی ہمدردی کے جذبہ کی تعریف کرتے ہوئے ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور لوگوں سے مزید امداد کی اپیل کی۔

خطیر رقم کے عطیات کی پیشکش: محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے احباب کی طرف سے بنگلہ دیش کے متاثرین کی امداد کے لئے ہیومینٹی فرسٹ کو ایک خطیر رقم کا چیک پیش کیا۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے نام ظاہر کئے بغیر دس ہزار ڈالر کا چیک پیش کیا۔ ان کے علاوہ دوسری تنظیموں اور تجارتی طبقہ نے بھی بڑھ چڑھ کر عطیات دئے۔

چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ نے اختتامی خطاب میں ایک بار پھر تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور اِس عہد کو دہرایا کہ ہم دکھی انسانیت کی خدمت کرتے چلے جائیں گے اور دُعاؤں کی درخواست کی اور بتایا کہ آج کی اِس کوشش سے تقریباً ایک لاکھ اٹھارہ ہزار ڈالر کی رقم جمع ہوئی ہے جو بنگلہ دیش کے رفاہی کاموں میں صرف ہوگی۔

تقریب کے اختتام سے چند منٹ پہلے کینیڈا کی تیسری بڑی سیاسی جماعت نیو ڈیموکریٹک پارٹی کے قائد عزت مآب ممبر آف پارلیمنٹ ڈاکٹر جیک لیٹن (Dr. Jack Layton) آٹوا سے تشریف لائے۔ اُن کی آمد اگرچہ پہلے سے متوقع تھی لیکن ہوائی جہاز کی تاخیر کی وجہ سے قدرے تاخیر سے پہنچے۔ آپ نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ میں اِس تقریب کی اہمیت کے پیش نظر ایئرپورٹ سے سیدھا یہاں پہنچا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہیومینٹی فرسٹ اِس کام کو پوری تندہی سے انجام دے رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم حکومت سے بنگلہ دیش کے متاثرین کی امداد میں اضافہ کا مطالبہ کرتے رہیں گے۔

آپ کی تقریر کے ساتھ ہی اِس تقریب کا اختتام ہوا۔

کینیڈین ٹیلی ویژن: اس تقریب کی تمام کارروائی کی جھلکیاں اگلی صبح کے اخبارات اور ٹی وی چینلز نے بہت نمایاں طور پر دکھائیں۔ خاص طور پر Soul TV نے اپنی خصوصی نشریات میں ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات پر ایک دستاویزی رپورٹ پیش کی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہیومینٹی فرسٹ کو دکھی انسانیت کی نمایاں خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور بنی نوع انسان کی اس بے لوث قربانی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 21/مارچ 2008ء تا 27/مارچ 2008ء)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے

حضور انور کی جانب سے منظور فرمودہ جامعہ احمدیہ قادیان کا Logo

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ نصرًا عزیزًا نے جامعہ احمدیہ قادیان کو صد سالہ خلافت جوبلی کی مناسب سے ایک Logo مرحمت فرمایا ہے۔ اس تاریخی و مبارک Logo کا نمونہ درج ذیل ہے۔ حضور انور نے اپنے دست مبارک سے لوگو میں اوپر تقویٰ اور نیچے خلافت درج فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کے لئے یہ لوگو مبارک فرمائے۔

تقویٰ
تربیت
تبلیغ
خلافت
Estd. 1906
جامعہ احمدیہ قادیان

(محمد حمید کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کم از کم پچاس فیصد گھرانوں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب پہنچانا بھی شامل ہے۔ امراء کرام و مبلغین انچارج اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر نشر واشاعت قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 16962:: میں شیخ نصیر احمد ولد شیخ ابراہیم احمد قوم شیخ احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن غنجپ پاڑا ڈاکخانہ غنجپ پاڑا ضلع ڈھینکا نال صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2977 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نصیر الحق العبد شیخ نصیر احمد گواہ سلطان خان

وصیت 16963:: میں سلطان خان ولد رمضان خان قوم پٹھان احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تکبریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2977 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سفیر احمد شمیم العبد سلطان خان گواہ شیخ نصیر احمد

وصیت 16964:: میں اقرار احمد خان ولد جبار خان قوم ملکانہ پیشہ معلم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنو ڈاکخانہ ننگلہ لیلیہ دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین بفضل تعالیٰ حیات ہیں۔ جائیداد والدین کے نام پر ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3365 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شوقین کاٹھات العبد اقرار احمد خان گواہ نصیر الحق

وصیت 16965:: میں شان محمد خان ولد بابو خان قوم ملکانہ پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنو ڈاکخانہ ننگلہ لیلیہ دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ جائیداد والدین کے نام پر ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3365 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ناصر احمد مبلغ سلسلہ العبد شان محمد خان گواہ تمشیر علی

وصیت 16966:: میں عالم حسین ولد منیر الدین میاں قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 5/2/1998 ساکن پانی سالہ ڈاکخانہ ساٹ بڑاچوکی ضلع کچھ بہار صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3364 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ناصر احمد العبد عالم حسین گواہ فجر الدین

وصیت 16967:: میں شیخ سراج الدین ولد سیف الاسلام قوم شیخ احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 1990ء ساکن سٹنا باد ڈاکخانہ سٹنا باد ضلع مدنا پور صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3365 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سفیر احمد شمیم العبد شیخ سراج الدین گواہ عبدالحکیم

وصیت 16968:: میں جمال الدین ولد واحد علی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 4/5/85 ساکن نارار بیٹا ڈاکخانہ نارار بیٹا ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ تمشیر علی العبد جمال الدین گواہ فجر الدین

وصیت 16969:: میں تمشیر علی ولد جناب علی قوم شیخ پیشہ معلم عمر 33 سال تاریخ بیعت 4/8/1985 ساکن نارار بیٹا ڈاکخانہ نارار بیٹا ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3472.98 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ناصر احمد العبد تمشیر علی گواہ جمال الدین

وصیت 16970:: میں سید فجر الدین احمد ولد سید بشیر احمد قوم سید پیشہ ملازمت عمر 31 سال تاریخ بیعت 1985ء ساکن سرائے فرید آباد ڈاکخانہ سرائے فرید آباد (خاص) ضلع فرید آباد صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سفیر احمد شمیم العبد سید فجر الدین احمد گواہ رمضان علی

وصیت 16971:: میں سید حافظ سعید احمد ولد بشیر احمد قوم سید پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1987ء ساکن سرائے ڈاکخانہ کھٹیلہ ضلع فرید آباد صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت میرے پاس غیر منقولہ جائیداد صرف رہائش کا گھر ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3946 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شوقین کاٹھات العبد حافظ سعید احمد گواہ سید مقیم الدین

وصیت 16972:: میں فرحان احمد ظفر ولد برہان احمد ظفر قوم دُرّانی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی

ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 07-1-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد محلّہ پریم نگر میں میرے والد صاحب نے میرے نام پر سوا دو مرلہ زمین خرید کی ہے جس کا حصہ جائیداد میرے والد صاحب نے اپنے حصہ جائیداد کے ساتھ بعد منظوری تشخیص ادا کر دیا ہے کیونکہ ایک ہی پلاٹ کا حصہ ہے۔ پندرہ مرلہ زمین ہرچووال روڈ پر میرے نام پر ہے جو کہ 1170000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ برہان احمد ظفر العبد فرحان احمد ظفر گواہ سید وسیم احمد تیماپوری

وصیت 17045:: میں حسیب احمد ایم ولد ایم احمد کٹّی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29/11/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ امناس احمد پی کے　　العبد حسیب احمد ایم　　گواہ سی بی وسیم احمد

وصیت 17046:: میں مفسر احمد ولد شیخ اسرار احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 22 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/12/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ روشن احمد　　العبد مفسر احمد　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17047:: میں سرور احمد ولد دولت حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 31/1/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سفیر احمد شمیم　　العبد سرور احمد　　گواہ عبداللہ جلال الدین

وصیت 17048:: میں جہانگیر علی ولد محی الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن چنگماری ڈاکخانہ سمستے ضلع سمستے صوبہ بھوٹان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20/10/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ تمام جائیداد والد صاحب کے نام پر ہے جو چنگماری بھوٹان میں ہے۔ جو 8 ایکڑ پر مشتمل ہے جس میں آٹھ بھائیوں اور چار بہنوں کا حصہ ہے جب مجھے حصہ ملے گا میں دفتر کو اطلاع کر دونگا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1517 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد جہانگیر علی　　گواہ مظفر احمد فضل

وصیت 17049:: میں شانواس اے ایم ولد محمد اسماعیل قوم احمد پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1992ء ساکن ایرناکلم ڈاکخانہ Thripunthura ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سلیم ایم ای　　العبد اے ایم شاہ نواس　　گواہ ایم ناصر احمد

وصیت 17050:: میں پی شوکت علی ولد ٹی پی محمد قوم احمدی پیشہ تجارت پیدائشی احمدی ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم نارتھ ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک گھر مع دو سینٹ زمین موجودہ قیمت 500000 روپئے۔ اڑھائی سینٹ زمین موجودہ قیمت 200000 روپئے۔ دوکان میں لگا رأس المال 100000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3750 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نصر اللہ بی ایم　　العبد ٹی پی شوکت علی　　گواہ ایم ناصر احمد

دُعائے مغفرت

افسوس خاکسار کی والدہ محترمہ بشیرہ بیگم اہلیہ مکرم غلام حسین صاحب درویش مرحوم قادیان ۱۸؍نومبر ۲۰۰۷ء کو وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی پیدائش قادیان میں ہوئی۔ شروع سے قادیان کی رہنے والی تھیں۔ پیدائشی احمدی تھیں۔ تقسیم ملک کے دوران پاکستان چلی گئی تھیں۔ کچھ سالوں کے بعد ۱۹۵۲ء میں قادیان آئیں اور پھر مستقل طور پر قادیان میں رہیں۔ آپ کے والد کا نام اللہ رکھا تھا۔ اور والدہ صاحبہ کا نام حسین بی بی تھا۔ جو بہت مخلص احمدی تھے۔ والدہ صاحبہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور ساری زندگی صبر وشکر سے ایک درویش کے ساتھ درویشانہ زندگی گزاری۔ آخری عمر میں کمزور ہوگئی تھیں۔ معمولی سی علالت کے بعد ۱۸؍نومبر کو وفات ہوگئی۔ ۱۹؍نومبر ۲۰۰۷ء کو ایک بجے نماز جنازہ، جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں ادا کی گئی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (فیاض احمد قادیان)

ضروری اعلان

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سال کے پیش نظر بعض جماعتوں کی طرف سے مساجد، مشن ہاؤسز اور دوسری جماعتی عمارات پر رنگ روغن اور سفیدی کروانے کے لیے مرکز سے بجٹ کی فراہمی کی درخواستیں موصول ہو رہی ہیں بمطابق فیصلہ جوبلی کمیٹی ایسی درخواستیں قابل قبول نہیں ہیں جماعتیں اپنے اخراجات پر جماعتی عمارات کو رنگ روغن اور سفیدی کروائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی بھارت)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 3rd April 2008 | Issue No. 14

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اللہ تعالیٰ کی رفیق ذات ہے جو اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے انہیں ہر نقصان سے بچاتے ہوئے ان کے فائدے کے راستے دکھاتی ہے

آج جبکہ اسلام مخالف طاقتیں سرگرم ہونے کی کوشش کر رہی ہیں ایک ہی رفیق ہے جس کے ساتھ رہ کر ہم اپنی ترقی کے سامان کر سکتے اور ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں

احمدی خاص طور پر اس حوالے سے درود پڑھیں کہ آج دشمن اپنے زعم میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کی مذموم کوشش کر رہا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸/ مارچ ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رفیق ہے رفیق اور رحیم کے ایک معنے مشترک بھی ہیں یعنی نرمی کرنے والا اور مہربانی کرنے والا۔ رفیق کے ایک معنے ساتھی کے بھی ہیں اس کے علاوہ اہل لغت نے کئی معنے کئے ہیں جن کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کا ادراک بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا ہے۔

۹/ستمبر ۱۹۰۳ء کو آپؑ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ سلام علیکم طبتم یعنی تمہارے لئے سلامتی ہے خوش رہو پھر چونکہ اس وقت طاعون کی وبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی اس کا علاج اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے معنوں کا وِرد کیا جائے یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یہ تین نام بتائے گئے۔ آپ نے فرمایا رفیق خدا کا نیا نام ہے جو اس سے پیشتر اسماء باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا پس اللہ تعالیٰ کی رفیق ذات ہے جو اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے انہیں ہر نقصان سے بچاتے ہوئے ان کے فائدے کے راستے دکھاتی ہے اور اس کے کام ہر سُقم سے پاک ہیں وہ اپنے بندوں کے لئے ایک بہترین ساتھی ہے جو ہر لمحہ ان کی مدد کرتا ہے۔ بخاری میں ایک حدیث ہے کہ مومن بذریعہ نوافل اللہ تعالیٰ سے یہاں تک قرب حاصل کرتا ہے کہ وہ اس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے پس ایسے لوگوں کے لئے اللہ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے وہ جنگ کے لئے تیار ہو جائے اس قدر غیرت اللہ کو اپنے بندے کے لئے ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا ایک تو عام لوگ ہیں جو جیسے بھی ہیں اللہ کی صفت رفیق کے تحت اس کی نرمی سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن ایک اللہ کے وہ خالص بندے ہیں جو خالص ہو کر اس کی عبادت کرنے والے اور اسے رفیق اعلیٰ سمجھنے والے ہیں جس کا سب سے اعلیٰ نمونہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں دیکھا ہے۔ جنہوں نے رفیق اعلیٰ سے فیض پایا اور رفیق اعلیٰ کی طرف جانے کی شدید تڑپ تھی اور وصال کے وقت یہ الفاظ بار بار آپ کے مبارک منہ سے نکلتے تھے کہ فی الرفیق الاعلیٰ اور یہ اسوہ ہے جو آپ نے قائم فرمایا تا کہ ہم بھی دنیا پر نظر رکھنے کی بجائے رفیق اعلیٰ پر نظر رکھتے ہوں۔ اور پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنی اس صفت کے تحت کیسا اعلیٰ رفیق اور ساتھی بنتا ہے اور مشکلات سے نکالتا ہے لیکن ہمیں اس رفیق کی توجہ حاصل کرنے کے لئے اس کی صفت کا نمونہ بننا چاہئے۔ فرمایا آج جبکہ اسلام مخالف طاقتیں سرگرم ہونے کی کوشش کر رہی ہیں ایک ہمارا رفیق ہے جس کے ساتھ رہ کر ہم اپنی ترقی کے سامان کر سکتے اور ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

فرمایا: اسلام اور آنحضرت پر تشدد کی تعلیم کے حوالے سے حملے ہو رہے ہیں اور آج کے دن خاص طور پر دشمن اسلام کا بڑا گھٹیا اور ذلیل ارادہ تھا بلکہ مخالف اسلام نے کل ہی آنحضرت اور اسلام کے خلاف ایک گھٹیا فلم جاری کر دی ہے اور ایک جھوٹے ٹی وی چینل نے اس کا کچھ حصہ دیا بھی ہے اور انٹرنیٹ پر بھی جاری کیا ہے۔ بڑے ٹی وی چینلوں نے اسے دینے سے انکار کر دیا خدا کرے انہیں عقل آئی رہے اور وہ انکار ہی کرتے رہیں۔ فرمایا اسلام کی تعلیم کامل ہے اور جنگوں میں اور مخالفانہ حالات میں اُس کے مطابق تعلیم ہے اور عام حالات میں الگ تعلیم ہے۔ ہر قسم کے حالات کی تعلیم اسلام میں موجود ہے۔

حضور نے فرمایا کہ احمدی درود پڑھتے ہیں اور احمدی کو یہ توجہ اس لئے ہے کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس درود شریف کی اہمیت و برکات پر مشتمل پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ جب تک درود پر توجہ رہے گی اس کی برکت سے جماعت کی ترقی اور خلافت سے تعلق اور اس کی حفاظت کا سامان ہوتا رہے گا۔

فرمایا اس وقت خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ اس وقت خاص طور پر اس حوالے سے درود پڑھیں کہ آج دشمن اپنے زعم میں قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کر رہا ہے اس کی مذموم کوشش کے نتیجے میں ہم احمدی یہ عہد کریں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کروڑ ہا کی تعداد میں درود بھیجیں گے اور نہ صرف آج بلکہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس توجہ سے ہم آپؐ پر درود بھیجتے چلے جائیں گے تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری دُعاؤں کو سنے اور اس درود کو قبول فرمائے اور اسلام اور آنحضرت صلعم کے چہرے کی روشنی اور چمک پہلے سے بڑھ کر دنیا میں ظاہر ہو۔

فرمایا آج جبکہ دشمن اپنی دریدہ دہنی اور بد ارادوں میں تمام حدیں پھلانگ رہا ہے تو ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر پر عمل کرتے ہوئے کہ

عدو جب بڑھ گیا شورو فغاں میں
نہاں ہم ہوگئے یار نہاں میں

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگیں کہ وہ ہمیں درود کا حق ادا کرنے کی توفیق دیتے ہوئے آپ کے نام کو، قرآن کریم کی تعلیم کو روشن کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنے کی توفیق دے۔ ہم اپنے آپ کو اس رفیق اعلیٰ میں جذب کرنے والے بن جائیں جو اپنے ساتھیوں کو نہ صرف نقصان سے بچاتا ہے بلکہ ترقیات سے نوازتا ہے۔ فرمایا یہ اور آئندہ تا قیامت آنے والا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ اے اللہ آخری فتح یقیناً حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے لیکن ہماری دُعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اسے ہمارے زمانے میں لے آ۔

فرمایا: ہالینڈ کی جماعت کو اس شخص پر یہ بات واضح کر دینی چاہئے کہ بے شک ہم قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے اور نہ ایسا کر کے تم سے بدلہ لیں گے لیکن ہم اس خدا کو ماننے والے ہیں جو حد سے بڑھے ہوؤں کو پکڑتا ہے اگر مذموم حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس کے غضب کے نیچے آسکتے ہو۔ پس خدا کا خوف کرتے اپنی عادت کو بدلو۔ ہم اس خدا کو ماننے والے ہیں جو رفیق ہے اور وہ اس صفت کے تحت مہربانی کرنے والا بھی ہے اور اللہ کی صفات میں رنگین ہوتے ہوئے ہم تمہاری ہمدردی اور تمہیں بچانے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو بدلو یہ آخری کوشش ہے اس کے بعد ہم معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں اور وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و توقیر قائم کرنا خوب جانتا ہے۔

آج بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا زندہ خدا ہے اپنی مذموم کوششوں میں دشمن کبھی کامیاب نہ ہوگا بلکہ ذلیل و خوار ہوگا لیکن ہمارے ذمہ جو کام ہے وہ کرتے چلے جانا ہمارا فرض ہے۔ دشمن کو امن دینے کے لئے نرمی سے اپنا پیغام پہنچاتے چلے جانا ہے۔ حضور نے نرمی کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عباد الرحمن بندوں کا بہترین ساتھی ہے جو اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں جو اس کی عبادت میں تاک ہیں ان کے لئے پھر ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے جو دوسروں کے شر اور نقصان سے انہیں بچائیں، انہیں مشکلات سے نکالتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بنیادی چیز کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا مقصد اصلاح ہے۔ اس سے باہر نکلتے ہو تو پھر ظلم بن جاتا ہے اور خدا ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ جاری رکھتے ہوئے قرآن مجید کی آیات کے حوالہ سے مزید اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پیش کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں مبارک اسوہ پیش فرمایا۔

حضور نے خطبہ جمعہ آخر میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارا کام دنیا کے امن اور بھلائی کے لئے دعا کرنا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو بدفطرتوں سے علیحدہ کر دے۔ دنیا جس طرح ہلاکتوں میں پڑی ہوئی ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کا انجام کیا ہونا ہے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اس نبی کے ماننے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی عفو اور ہمدردی کے تعلق سے بعض احادیث پیش کرتے ہوئے مخالفین کی ہدایت کے لئے دعا فرمائی۔

☆☆☆☆☆